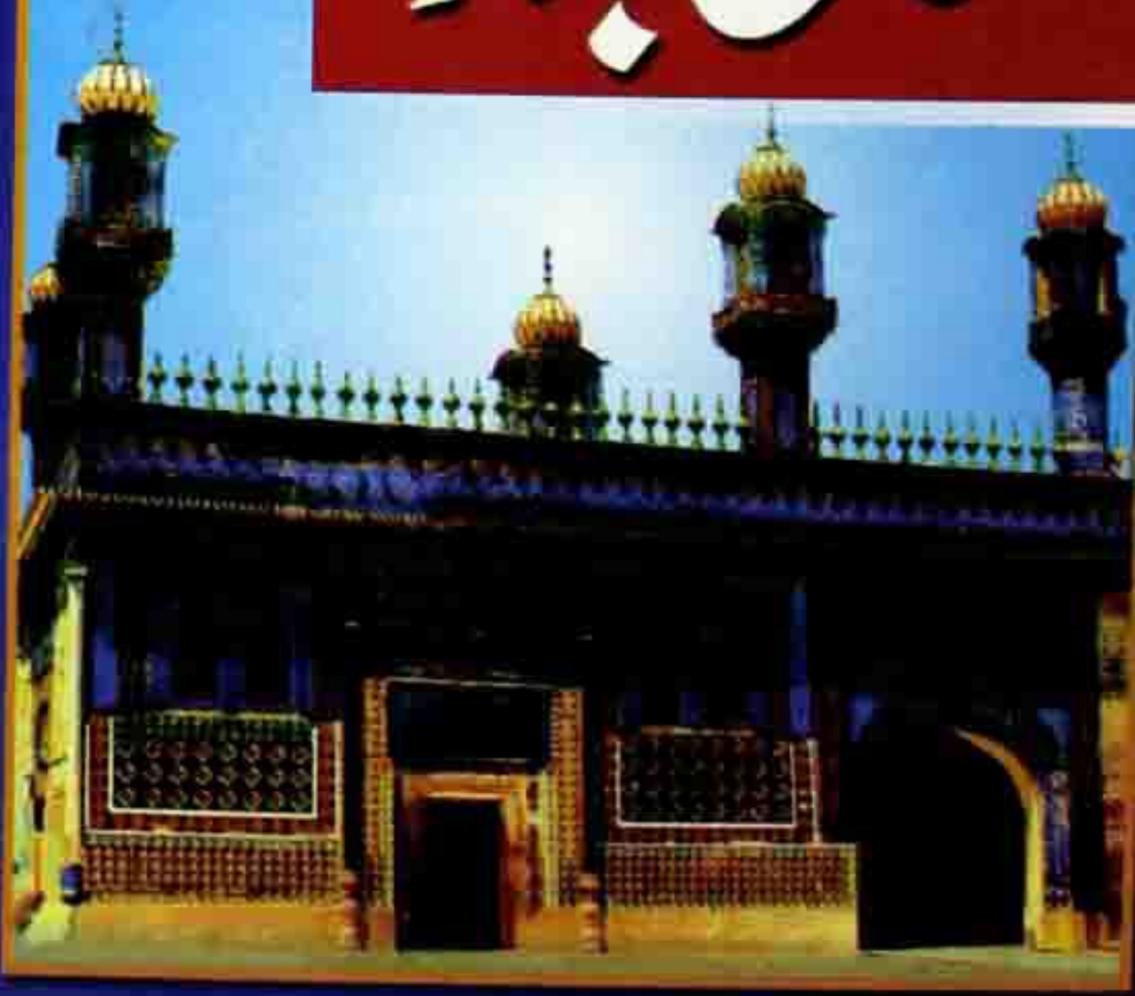




# کلام

سنتِ نبویؐ رقتِ انبیین

## حضرت سیدتی سلطان بابا ہو رحمۃ اللہ علیہ



مرتب

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری  
مفتی دارالعلوم حیدرآباد حنفیہ

انس  
پبلیکیشنز لاہور

منتخب رقت انگیز

# کلام

حضرت شیخ سلطان بابا،  
رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

احافظ القاری مولانا غلام حسن قادری  
منشی دارالعلوم حزب الخفاف لاہور

40- اردو بازار، لاہور

Mob: 0300-8852283

اپیکیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ..... کلام حضرت سخی سلطان باہوؒ

مرتب: ..... الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

کمپوزنگ: ..... محمد زاہد اقبال

ڈیزائننگ: ..... ڈیسٹ گرافکس  
(سخاوت حسین)

صفحات: ..... 144

اشاعت: ..... جولائی 2014ء

تعداد: ..... 1100

ناشر: ..... انش پبلیکیشنز لاہور

قیمت: ..... 130/- روپے

ملنے کے لیے

40- اردو بازار، لاہور

Mob: 0300-8852283

انش پبلیکیشنز

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار

لاہور فون: 042-37352022

البریک ایڈرز

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
5	حرفِ آغاز
7	حضرت سلطان باہو <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
7	اعوان کون؟
8	نام و القابات
9	سلسلہ نسب
11	والد بزرگوار
15	والدہ ماجدہ
17	والدہ کا بشارت
18	ولادت باسعادت
18	مادر زادولی
19	ہندوؤں کا نائب ہونا
22	ہندوؤں کا طبیب مسلمان ہو گیا
22	ابتداءے حال
25	حضور نبی کریم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> سے بیعت ہونا

28	حضور غوثِ اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سے بیعت ہونا
30	والدہ سے ظاہری بیعت کی درخواست
31	شیخ الاسلام <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے مزارِ پاک پر حاضری
34	والدہ کی ناراضگی
36	شاہ حبیب قادری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے در پر حاضری
39	آزمائشوں میں پورا اترنا
44	سعادتِ بیعت
46	دادا مرشد کی بارگاہ میں حاضری
48	نعمت کی آزمائش
50	اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات
52	گوہر مقصود مل گیا
52	قلبی کیفیات کا اظہار
57	حلیہ مبارکہ
60	کشف و کرامات
73	وصال
78	کلام

## حرفِ آغاز

شروع نام اس ذات پاک سے جو ساری دنیا کے لئے رحمان و رحیم و کریم ہے۔ اللہ عزوجل جو بے مثل پیدا کرنے والا، حجابات اٹھانے والا، ہر شکل صورت سے منزہ و مبرا ہے۔ جس نے اپنی حکمت کے زیر اثر اور اپنی رضا و منشاء کے تحت تمام مخلوقات کو تخلیق کیا اور ان تمام مخلوقات میں سے حضرت انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف بخشے ہوئے اسے علوم و فنون کے اعلیٰ ترین وصف سے نوازا اور پھر اسے اپنی نیابت بخش کر کرہ ارض پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اسے ساتھ ہی شرف ہدایت بخشا تا کہ وہ ذات الہی کا پر تو بن کر دنیا میں ہدایت و تعلیم کے ذریعہ انسانیت کو گمراہی میں گرنے سے بچا سکے اور صراطِ مستقیم کی تلقین کے ذریعہ انسانیت کے قبلہ کو ٹیڑھا ہونے سے بچا سکے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے نامور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ضلع جھنگ کے علاقے شورکوٹ میں تولد ہوئے اور اپنے عشق کی بدولت ولایت میں اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیائے خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب تصنیف کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شورکوٹ میں ہوا اور وہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک مرجع گاہ خلایق خاص و عام ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ”ابیاتِ باہو“ ان

طالبانِ حق کے لئے جو اپنی حقیقی منزل کھو بیٹھے ہیں انہیں گوہر مقصود میں کامیابی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ”ابیاتِ باہو“ کے اندر تصوف و فقر، کامل عشقِ الہی اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے جس سے ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم المرتبت صوفی اور ایک عظیم المرتبت رہبر طریقت و شریعت تھے۔ ”ابیاتِ باہو“ پنجابی زبان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا اعلیٰ نمونہ ہے اور اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی منفرد اور بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ اس میں دوسو سے زائد ابیات ہیں جن میں تبحرِ علمی، وارداتِ قلبی و روحانی اور مقامات و مراتبِ اصفیاء کی تشریح و توضیح جا بجا قرآنی تفاسیر کے حوالے اور احادیث شریف کے بیان سے کی گئی ہے۔

زیر نظر کتاب میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پنجابی کلام جو ابیات کی شکل میں اسے پیش کیا گیا ہے تاکہ دلوں کو راحت و تسکین کا سامان میسر آئے اور عشق کی رنگینیوں اور اس کے سحر میں ڈوب کر حاملینِ عشقِ الہی بن کر اپنی زندگیاں سنواریں۔

## حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

### اعوان کون؟:

۶۱ھ میں کربلا کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جس میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی سر بلندی کے لئے اپنے اہل و عیال سمیت قربانی کی ایسی داستان رقم کی جس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ واقعہ کربلا کے بعد سادات بنی فاطمہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آخری زوجہ سے ایک فرزند حضرت امیر زبیر رضی اللہ عنہ تھے جن کی اولاد اعوان کہلائی۔

سادات بنی فاطمہ کی گوشہ نشینی کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد کے دیگر افراد خلافت کے امیدوار تھے اور یہ لوگ ایران سے ہوتے ہوئے خراسان پہنچ گئے اور پھر ان میں سے ایک جو انمرد حضرت شاہ حسین عجلیلہ نے ہرات پر قبضہ کیا اور علوی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ حضرت شاہ حسین عجلیلہ کے وصال کے بعد ان کے فرزند حضرت امان شاہ عجلیلہ تخت نشین ہوئے۔ حضرت امان شاہ عجلیلہ کو چونکہ سادات بنی فاطمہ سے دلی لگاؤ تھا اس لئے ان کی ہر ممکن مدد کیا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کی اولاد بعد میں "اعوان" کے لقب سے مشہور ہوئی۔

سادات بنی فاطمہ کی گوشہ نشینی کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو فرزند حضرت محمد بن حنیفہ اور حضرت امیر زبیر رضی اللہ عنہم کھلی طور پر سیاسی میدان میں اترے اور پھر انہی حضرت امیر زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد سادات بنی فاطمہ کی معاون و مددگار ہونے

کی وجہ سے اعوان کے لقب سے مشہور ہوئی۔

عباسی دورِ خلافت میں اعوانوں کو افغانستان سے نکلنا پڑا اور پھر یہ قریہ بہ قریہ سفر کرتے ہوئے پنجاب کے علاقے اُچ شریف میں آکر آباد ہوئے۔ اعوان چونکہ لڑائی کے فن سے آشنا تھے اس لئے ان کی بے شمار جنگیں ہندو راجاؤں سے بھی ہوئیں اور فتح ان کا مقدر بنی۔ اعوانوں نے پنجاب میں جن شہروں کی بنیاد رکھی ان میں پنڈ دادنخان اور احمد آباد جیسے مشہور شہر شامل ہیں۔ اعوانوں کی اسلام دوستی اور عادات و اطوار کی بدولت بے شمار غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اعوان اپنے جد امجد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرح مہمان نواز، صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے متقی، پرہیزگار، ایمان دار، بہادر اور وعدہ کے پکے تھے۔ اعوانوں کی انہی نیک خصلتوں نے انہیں غیر مسلموں میں بھی مقبول بنا رکھا تھا اور وہ اپنے معاملات میں ان سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔

### نام و القابات:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ان کی پیدائش پر ”سلطان محمد باہو“ رکھا گیا۔

محکم الفقراء میں سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے متعلق بیان کرتے ہیں:

”میرا نام باہو میری والدہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رکھا میں اپنے اس نام سے بے حد خوش ہوں کہ میرے نام میں ”ہو“ کا لفظ آتا ہے اور اللہ عزوجل میری والدہ پر اپنی رحمت خاص نازل فرمائے کہ جنہوں نے میرا نام ”باہو“ رکھا جو ایک نقطے کے اضافہ سے ”یاہو“ بن جاتا ہے جس کی بدولت ذاتِ باری تعالیٰ سے

ایک خاص انسیت پیدا ہوتی ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے القابات بے شمار ہیں جن میں

سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ راحت العاشقین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۔ سراج الکاملین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ ہادی السالکین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۵۔ قدوة السالکین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۶۔ مرشد الطالبین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۷۔ امام العلماء حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۸۔ فقیر الفقراء حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

### سلسلہ نسب:

بقول مصنف مناقب سلطانی از مولانا سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ!

”سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اکتیسویں

پشت میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

- ۱۔ حضرت سلطان محمد باہو رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ بن حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۔ بن حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ بن حضرت اللدوتہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۵۔ بن حضرت محمد تمیم رحمۃ اللہ علیہ

- ۶۔ بن حضرت محمد منان رحمۃ اللہ علیہ
- ۷۔ بن حضرت محمد موغلد رحمۃ اللہ علیہ
- ۸۔ بن حضرت محمد مصید رحمۃ اللہ علیہ
- ۹۔ بن حضرت محمد سگہر رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۰۔ بن حضرت محمد العون رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۱۔ بن حضرت محمد ملا رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۲۔ بن حضرت محمد بہاری رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۳۔ بن حضرت محمد جیمون رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۴۔ بن حضرت محمد ہرگن رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۵۔ بن حضرت انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۶۔ بن حضرت امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۔ بن حضرت قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۸۔ بن حضرت امان شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۹۔ بن حضرت سلطان حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۰۔ بن حضرت فیروز شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۱۔ بن حضرت محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۲۔ بن حضرت فر ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۳۔ بن حضرت نواب شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۴۔ بن حضرت دراب شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۵۔ بن حضرت ادھم شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۶۔ بن حضرت عتیق شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- ۲۷۔ بن حضرت سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 ۲۸۔ بن حضرت احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 ۲۹۔ بن حضرت حجر شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 ۳۰۔ بن حضرت امیر زبیر رحمۃ اللہ علیہ  
 ۳۱۔ بن حضرت سیدنا المر تفضی رحمۃ اللہ علیہ

### والد بزرگوار:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ”بازید“ بھی بیان کیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نیک، صالح، پابند شرع، حافظ قرآن اور ایک کامل فقیہ تھے۔ اہل علاقہ ان کی نہایت عزت کرتے تھے۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ منصب دار تھے اور پورے علاقے میں اپنی شجاعت کی بدولت مشہور و معروف تھے۔ شہاب الدین شاہ جہان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت عزت کیا کرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے عوض اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں ایک سالم گاؤں بطور انعام دے دیا تھا۔ شاہ جہان کی جانب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پچاس ہزار بیگھے زمین اور چند آباد کنویں بھی بطور جاگیر عنایت کئے گئے تھے۔

اولاد کی خواہش میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں نکاح کی خواہش پیدا ہوئی۔ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہ ایک نیک و متقی خاتون تھیں اور ان کی پرہیزگاری اور عبادت گزاری نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں محبت الہی کی شمع روشن کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ صد افسوس میں نے اپنی زندگی فضولیات کی نظر کر دی اور یہ ان کی بری محرومی ہوگی کہ بیوی تو خدا دوست ہو اور شوہر غفلت اور حرص و ہوس کا بندہ ہو۔ اس نجیبی تنبیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سچی

توبہ کی اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے دنیا کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اپنا منصب چھوڑ کر تنہا گھوڑے پر سوار ہو کر نامعلوم سمت کی جانب روانہ ہو گئے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک صحرا نور ردی کرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے پھر ملتان کے گھاٹ پر پہنچے تو نگران گھاٹ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حاکم ملتان کے روبرو پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ سے امارات ظاہر ہو رہی تھی۔ ملتان کے حاکم کے پوچھنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حالات چھپاتے ہوئے خود کو پردہ کی ظاہر کیا۔ حاکم ملتان نے کہا کیا ملازمت کرنا پسند کریں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں چند شرائط پر ملازمت کروں گا۔ حاکم ملتان نے شرائط دریافت کیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ذیل کی شرائط پیش کیں۔

۱۔ میری رہائش گاہ پاک جگہ پر ہوگی۔

۲۔ میں کسی کو اپنا حاکم نہ مانوں گا کیونکہ میرا حاکم اللہ عزوجل ہے۔

۳۔ میں کسی بڑے افسر کو دیگر ملازمین کی طرح سلام نہیں کروں گا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ان شرائط کو تسلیم کر لیا گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملازمت مل گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنا زیادہ وقت عبادت الہی میں بسر کیا کرتے تھے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عرصہ یونہی عبادت و ریاضت میں گزر گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ الہی سے مقبولیت کا شرف ملا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا منصب اور گھر بار سب کچھ کسی کو بتائے بغیر چھوڑ آئے تھے اس پر شاہ جہان کو بے حد تشویش تھی۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں ہر جگہ پر اپنے سپاہی دوڑائے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ پتہ نہ چلا۔ اس عرصہ میں ملتان کے نواح میں شورشیں برپا ہونے لگیں اور انہی دنوں ملتان کے حاکم اور راجہ مروٹ کے درمیان بریکانیر کے ریگستان کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا اور

نوبت جنگ تک آن پہنچی تھی۔ بظاہر دونوں حکومتیں صلح و صفائی کیلئے اپنے قاصدوں کو بھیج رہی تھیں مگر تاریخ ایک خونریز جنگ کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جسم پر ہتھیار سجا کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور حاکم ملتان کے دربار میں پہنچے اور اس سے کہا:

”میں راجہ مروٹ کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔“

حاکم ملتان نے حیرانگی سے کہا:

”کیا تم اکیلے راجہ مروٹ کا مقابلہ کرو گے؟“

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ انتہائی جوش و خروش کے عالم میں بولے:

”تمہاری دی ہوئی تنخواہ میں اکیلا کھاتا ہوں اس لئے مقابلہ بھی اکیلا

ہی کروں گا۔“

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حاکم مسکرانے لگا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

اس کی پرواہ نہ کی اور واضح الفاظ میں کہا:

”میرے ساتھ ایک ایسے خدمتگار کو روانہ کر دو جو میری راہنمائی کر

سکے اور باقی کام اللہ عزوجل کی مرضی پر چھوڑ دو وہ جس طرح چاہے

گا میرے اور راجہ مروٹ کے درمیان فیصلہ کرے گا۔“

حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھی کے ہمراہ راجہ مروٹ کی

جانب بھیج دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مروٹ کے نزدیک پہنچے تو اپنے ساتھی کو روانہ کر دیا اور

اکیلے شہر کی طرف بڑھے۔ قلعے کے نزدیک پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایلچی سمجھتے ہوئے

محافظوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر راجہ مروٹ کے دربار میں

پہنچے۔ درباریوں نے یوں ایک اجنبی مسلمان کو بے خوف یوں دربار میں آتے دیکھا تو روکنے کی جرأت کوئی نہ کر سکا۔ راجہ مروٹ اس وقت اپنے دربار میں بیٹھا اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ میں مصروف تھا اس سے قبل کے کوئی درباری یا خود راجہ مروٹ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزائم سے واقف ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلوار بلند کی اور دوسرے ہی لمحہ راجہ کا سر تن سے جدا ہو کر زمین پر آن گرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہاتھ میں راجہ کا سر تھا ما اور دوسرے ہاتھ سے تلوار کے جوہر دکھاتے ہوئے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ اور مزاحمت کو دور کرتے بڑی پھرتی سے دربار سے باہر آئے اور اس طرف بڑھے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گھوڑا کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑا تیز رفتاری سے قلعہ کی حدود نکلتا چلا گیا۔

ملتان کی افواج نے مروٹ کی جانب پیش قدمی شروع کر دی تھی اور انہوں نے جب ایک تیز رفتار گھڑسوار کو ہاتھ میں انسانی سر تھاے اپنی طرف آتا دیکھا تو حیران رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ مروٹ کا سر حاکم ملتان کے قدموں میں رکھ دیا جو اس وقت لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔

حاکم ملتان نے راجہ مروٹ کا کٹا ہوا سر دیکھا تو حیران رہ گیا اور کبھی وہ راجہ کے سر کو دیکھتا اور کبھی حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تھا۔ حاکم ملتان جب سکتے کی حالت سے باہر نکلا تو فتح کا نعرہ بلند کیا اور لشکر نے اس نعرہ کا جواب دیا۔

راجہ مروٹ کا سر کاٹنے کی شہرت جب دہلی میں شاہ جہان کے پاس پہنچی تو اس نے اپنے سپاہیوں کو ملتان بھیجا اور ان لوگوں نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا کہ یہ تو وہی بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو اپنا منصب چھوڑ کر روپوش ہو گئے تھے۔ سپاہیوں نے اس کی اطلاع شاہ جہان کو دی تو شاہ جہان نے حاکم ملتان کے نام ایک حکم نامہ بھیجا:

”بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دوبارہ ان علاقوں میں بھیج دو جو ان کی نگرانی

میں تھے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پھر سے سنبھال سکیں۔“  
 اس حکم نامہ کے ملتے ہی حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں  
 بلایا اور شاہی فرمان کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب شاہ جہان کے نام لکھا  
 جس کے مندرجات کچھ یوں تھے:

”میں والی ہندوستان شاہ جہان کی عنایات کا مشکور ہوں مگر اب  
 یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے کمزور کندھے اس بارگراں کو نہیں اٹھا  
 سکتے اور عمر بھی اب حفا حفا سی معلوم ہوتی ہے اور پتا نہیں نجانے  
 کس وقت یہ میرا ساتھ چھوڑ دے؟ اس لئے مالک حقیقی کی بارگاہ  
 میں رجوع کئے ہوئے ہوں اور اللہ عزوجل مجھے توفیق عمل دے  
 اور آپ کو اس حسن سلوک کی جزا عطا فرمائے لہذا مجھے دربار شاہی  
 میں حاضر ہونے سے معذور سمجھا جائے۔“

اس درخواست کے موصول ہونے کے بعد شاہ جہان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ  
 کو مزید سرکاری خدمت انجام دینے سے موقوف کر دیا اور مزید کچھ جاگیر عطا فرمادی۔  
 حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب حاملہ ہوئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائیوں کو  
 ملتان حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو لینے کے لئے بھیجا جنہوں نے جا کر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ  
 سے آنے کا مدعا بیان کیا۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آنے سے انکار کر دیا اور کہا:  
 ”تم جا کر اپنی بہن سے پوچھو کہ اگر وہ چاہتی ہیں تو میں گھر واپس  
 آ جاؤں گا وگرنہ نہیں آؤں گا۔“

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہا نے باوصف دیندار اور عابدہ و  
 صالحہ خاتون ہونے کے اپنے شوہر کی خدمت میں حاضر ہونے کو ترجیح دی اور حاملہ ہونے  
 کے باوجود طویل سفر کر کے اپنے شوہر کے پاس پہنچیں اور انہیں اصل صورتحال سے آگاہ

کیا جس پر انہوں نے اللہ عزوجل کے حضور سجدہ شکر ادا کیا اور بارگاہِ الہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار دعائیں مانگیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وارث کی خواہش تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ الہی میں یوں التجا کی:

”اور اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے۔“

اس کے بعد حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے ہمراہ مستقل شورکوٹ منتقل ہو گئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے اور انہیں شورکوٹ میں ہی حضرت شیخ طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے نزدیک مدفون کیا گیا۔

### والدہ ماجدہ:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا پابند صوم و صلوة اور صالح خاتون تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا شمار اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کی دینداری اور عبادت و ریاضت نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ بھی روحانیت کی جانب مائل ہوں اور دین اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے متعلق سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ”عین الفقر“ میں فرمایا ہے:

رحمت حق بر روان راستی

راستی از راستی آراستی

”راستی کی جان پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو اے راستی! تو نے مجھے

راستی سے آراستہ کیا۔“

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی اور ہر موقع پر ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کی تلقین کی اور مرشد کامل کی بیعت کے لئے ان کی رہنمائی فرمائی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا صاحب کشف و کرامات تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے کے حالات سے باخبر رہتی تھیں۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہا سے بیعت کی درخواست بھی کی تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہا نے یہ فرما کر درخواست رد کر دی کہ عورت خواہ کتنی ہی متقی و پرہیزگار ہو مگر وہ روحانی پیشوا نہیں بن سکتی اس کے لئے تمہیں کسی کامل مرشد کی تلاش کرنا ہوگی اور اس کے دست حق پر بیعت کرنا ہوگی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا، حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک عرصہ تک حیات رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا وصال شورکوٹ میں ہی ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہا کو حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

### والدہ کا بشارت:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ الہام یہ بشارت ملی کہ عنقریب ان کے ہاں ایک ولی کامل تولد ہوگا جس سے ایک عالم فیضیاب ہوگا اور اس کی شہرت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو ہونے والی بشارت یوں پوری ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے اور جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم ان سے فیضیاب ہوا اور لوگ ان کی خدمت میں حاضری دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔

ولادت باسعادت:

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب شورکوٹ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچیں تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہا حاملہ تھیں۔ شورکوٹ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد ہی ان کے ہاں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق کتب سیر میں مختلف روایات موجود ہیں مگر ان میں مستند ۱۰۳۹ھ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت اس جہان فانی میں تشریف لائے اس وقت مغل بادشاہ شاہ جہان تخت نشین تھا۔

اللہ عزوجل نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ان کی توقعات کے مطابق سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں انہیں پیدائشی ولی عطا فرمایا۔ یہ ان نیک اور پرہیزگار والدین کی عبادتوں اور دعاؤں کا انعام تھا جو اللہ عزوجل نے انہیں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جیسا بیٹا عطا فرمایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اسی بناء پر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ خوشی سے دیوانے ہو گئے تھے اور بارگاہ الہی میں سجدہ ریز ہو کر اس کی نعمت کا شکر ادا کرتے رہے۔

مادرزاد ولی:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کی پہچان یہ تھی کہ جب شیرخوارگی کے زمانے میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے اوقات میں دودھ نہیں پیا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرا کر طبیب کو بلوایا تو طبیب نے معائنہ کے بعد اپنے تجربات کی روشنی میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کو کوئی

بیماری نہیں، کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ بچہ بغیر کسی وجہ کے چوبیس گھنٹے دودھ نہیں پیتا، اگر اگلے چوبیس گھنٹے بھی بچہ دودھ نہ پئے تو پھر مجھے بتائیں۔ یہ کہہ کر طبیب چلا گیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دن بھر دودھ نہ پیا اور جب افطار کا وقت ہوا تو حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے دودھ پلایا تو بڑے شوق سے پی لیا۔ اگلے روز بھی یہی واقعہ پیش آیا حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ طبیب کو بلوانے کے لئے جانے لگے تو حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا:

”آپ کا بیٹا کسی مرض میں مبتلا نہیں بلکہ اس کا روزہ ہے اور کوئی

روزہ دار دن کے وقت کیسے کھا پی سکتا ہے؟“

حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دی اور کہا کہ دیکھنا یہ افطار کے وقت دودھ پئے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا کہ ان کا بیٹا پیدائشی ولی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ بات مشہور ہونا شروع ہو گئی اور لوگ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آنے لگے۔

### ہندوؤں کا تائب ہونا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں عجیب چمک تھی اور جس کسی پر نگاہ ڈال دیتے اس کی کیفیت ہی بدل جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب چلنے کے قابل ہوئے تو شور کوٹ کے لوگوں میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں تو نظریں جھکا کر چلتے تھے مگر جب نگاہ اٹھا کر دیکھتے اور وہ نگاہ کسی مسلمان پر پڑتی تو وہ پکار اٹھتا۔

”اللہ کی قسم! یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں بلکہ اس کی آنکھوں میں ایک

عجیب نور ہے اور یہ ایسا نور ہے جو براہ راست ہمارے دلوں کو

متاثر کرتا ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی یہی نگاہ اگر کسی ہندو پر پڑ جاتی

تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ شوزکوٹ کی زیادہ آبادی ہندوؤں پر مشتمل تھی اس لئے ان میں ایک گھبراہٹ کی لہر دوڑ گئی اور وہ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور ان سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی شکایت کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا جس کی جانب نگاہ کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کی وجہ سے ہمارا مذہب خطرہ سے دوچار ہو گیا اور ہمیں شوزکوٹ میں رہنا دشوار دکھائی دیتا ہے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی شکایت سنی تو حیران ہوئے اور کہا۔ میں تم لوگوں کے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ یہ تو تمہاری اپنی کمزوری ہے کہ تم ایک بچے کے دیکھنے پر اپنا مذہب بدل لیتے ہو۔ میں اپنے بچے کو کس طرح منع کر سکتا ہوں کہ وہ کسی کی جانب نہ دیکھے۔“

ہندو بولے۔

”قصور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ کا ہے جو انہیں بے وقت لے کر باہر چلی آتی ہے۔“

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”تم لوگ عجیب مطالبہ کرتے ہو اور میں خادمہ کے باہر جانے پر کیسے پابندی لگا سکتا ہوں؟“

ہندو بولے۔

”آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر لیں اور

وہ اس مقرر وقت پر ہی گھر سے باہر نکلا کرے۔“

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی اس بات کو مان لیا اور خادمہ کو بلا کر حکم دیا

کہ وہ آئندہ ایک مقررہ وقت پر ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر باہر نکلا کرے۔

گی اور اس کے علاوہ انہیں گھر میں ہی رکھے گی۔

کتب سیر کی کچھ روایات میں یہ بیان بھی ملتا ہے کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں اس واقعہ کے بعد گھنٹیاں باندھ دی گئیں تاکہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے باہر نکلیں تو ان گھنٹیوں کی آواز سے لوگ سمجھ جائیں کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں اور وہ ان کے سامنے سے ہٹ جائیں۔

ہندوؤں کی جماعت حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقدامات سے مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئی اور انہوں نے جا کر کئی لوگوں کو خاص طور پر اس بات کیلئے مقرر کیا کہ جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی خادمہ کے ہمراہ گھر سے نکلیں تو وہ با آواز بلند اس بات کا اعلان کریں چنانچہ جیسے ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر سے نکلتے ہندوؤں کے نقیب شور مچانا شروع کر دیتے:

”سب ہوشیار ہو جائیں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا گھر سے

باہر آ گیا ہے۔“

جیسے ہی نقیب شور مچاتے ہندو اپنی دوکانوں میں گھس جاتے تھے اور دوکانوں کو بند کر لیتے تاکہ وہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی نورانیت سے محفوظ رہ سکیں۔ راستہ میں چلتے ہوئے ہندو ہوشیار ہو کر ادھر ادھر بھاگ جاتے۔ ہندو پنڈتوں نے سب کو ہدایت کر دی تھی کہ یہ بچہ جہاں بھی نظر آئے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کریں اور اس کی جانب سے رخ پھیر کر کھڑے ہوں لیکن اتنی پابندیوں اور سختی کے باوجود بھی اگر کوئی ہندو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی زد میں آ جاتا وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے مسلمان ہو جاتا تھا۔ شور کوٹ اور اس کے گرد و نواح کے سینکڑوں ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نور فراست سے مسلمان ہو گئے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا عملی نمونہ پیش کیا:

”مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ نور الہی سے دیکھتا ہے۔“

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نور فراست پیدائشی لحاظ سے وافر مقدار میں

اللہ عزوجل نے عطا فرمایا تھا۔

### ہندو طبیب مسلمان ہو گیا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ علاقہ کا ایک ہندو طبیب کو بلا لائے تاکہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معائنہ

کر کے مرض کا اندازہ لگائے۔ طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں کے متعلق سن رکھا تھا

اور وہ خوفزدہ تھا اس لئے اس نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے بچے کا پیشاب

ایک بوتل میں لا کر دے دیں میں اس سے مرض کا اندازہ لگا لوں۔ حضرت بازید محمد

رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پیشاب لا کر طبیب کو دیا۔ اس ہندو طبیب نے

جب پیشاب کا معائنہ کیا تو کلمہ طیبہ پڑھنے لگا اور مسلمان ہو گیا۔

### ابتدائے حال:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے یہ بات ظاہر

ہوتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہر کسی بھی استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر

زاد ولی تھے جس کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن، حافظ الحدیث، فقہ و تصوف، فلسفہ و

منطق اور قانون کے علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ ان جملہ علوم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دسترس کا

ثبوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی طور پر آقائے دو جہاں، تاجدار

انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا۔ اس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

تصانیف میں بے شمار مواقع پر اظہار فرمایا ہے کہ میں نے علم لدنی کی تعلیم محض اللہ عزوجل

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اس بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے اور وہاں سے حقیقت لایا ہے اس لئے  
میری سب باتیں حق ہیں اور غیر ماسوائی باطل سے بالکل مبرا  
مطلق ہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ان کی قلبی واردات  
کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:  
”مجھے ظاہری علم حاصل نہیں لیکن واردات غیبی کے باعث مجھے علم  
باطن کی فتوحات بے شمار حاصل ہیں کہ انہیں بیان کرنے کیلئے کئی  
دفتر درکار ہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کا اندازہ ان کے  
اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر  
ز علم باطنی جان گشتہ ظاہر

”اگرچہ میں ظاہری علوم سے محروم ہوں لیکن باطنی علوم نے میری  
زندگی پاک کر دی ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی گوشہ نشینی پسند فرماتے  
تھے اور دیگر بچوں کی مانند کھیل کود میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تنہائی پسندی  
درحقیقت اس جانب اشارہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لغو ولہب سے محفوظ رہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا  
روحانیت میں بلند مقام رکھتی تھیں اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ”باہو“ رکھا کہ ذکر ہو  
کی نسبت سے انہیں معرفت الہی حاصل ہو چکی تھی اور وہ اپنے بیٹے کے بلند مرتبہ سے  
آگاہ تھیں اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا انداز ایسا اختیار کیا جس کے

ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ عرفان الہی پا سکیں اور یہ والدہ کی تربیت کا ہی اثر تھا کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ ولایت میں بلند منصب پر فائز ہوئے اور ایک عالم ان سے سیراب ہوا اور انہوں نے علم و معرفت کے بے شمار گوہر لٹائے جس کا زندہ ثبوت ان کی تصنیفات ہیں جو آج بھی عاشق حقیقی کے لئے رہنمائی کا درجہ رکھتی ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا کا ذکر ہو اور اس کی لطافتوں کا حصول ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا کا قلب محبوب حقیقی کی محبت سے لبریز تھا اور جان ذکر الہی کی گرمی سے گداز تھی اور بعد میں خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا ادراک ہوا کیونکہ یہ تمام کیفیات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھی گزریں بقول حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ!

”میری والدہ کو ایسا ذکر خفی حاصل تھا کہ ان کی آنکھوں سے خون

جاری ہوتا تھا اور یہی کیفیت میری بھی ہوئی اور اس کیفیت کو حضور

حق کہتے ہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ ماجدہ سے اکتساب فیض تو کیا اس کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں ملتا ہے مگر ظاہری علوم کہاں سے حاصل کئے اس کے متعلق کتب سیریکسرخاموش ہیں اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اس جانب کوئی اشارہ کیا ہے ماسوائے اس قول کہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ”محکم الفقراء“ میں بیان کیا ہے۔

”اس فقیر کو ظاہری علوم حاصل نہ تھے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں علماء کی کتب کے حوالے کم ہیں لیکن جس قدر بھی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کتابیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ میں رہی تھیں یا پھر علماء کی صحبت میں یہ باتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار ہوئیں

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ اس کے علاوہ بیشتر جگہوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیان کی تائید میں حافظ شیرازی اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار بھی بیان کئے ہیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان تمام حوالوں کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں شریک درس ضرور رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں بھی گئے علماء و فقراء کی صحبت میں وقت گزارا اور جو کچھ سنایا پڑھا اسے ذہن نشین کر لیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس شعر کے مصداق بن گئے۔

دل عارفاں بہجو دریا بود

کہ صد جوئے در دے فردی رود

”عارفوں کا دل دریا کی مانند ہوتا ہے کہ اس میں سینکڑوں مرتبہ غوطہ

لگایا جائے تب میرے جیسا ایک فرد نمودار ہوتا ہے۔“

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیفات کا سہارا لیا اور تصنیفات کے اعتبار سے علیحدہ اور نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ اپنی تصنیفات میں بیان کیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی مقام و مرتبہ کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”نور الہدیٰ“ میں فرماتے ہیں۔

”میں نے کبھی کسی کتاب سے کوئی جملہ یا قول نقل نہیں کیا بلکہ اللہ

عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے یہ

باتیں بیان کرتا ہوں اور میں نے خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا

ہے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہونا:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”عین الفقر“ میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیعت کا احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک روز میں شورکوٹ کے نواح میں ایک ٹیلے پر کھڑا تھا کہ ایک نورانی صورت گھڑسوار تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھوڑے پر سوار کر لیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت! آپ کون ہیں اور مجھے کہاں لے جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہوں اور تمہیں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جا رہا ہوں۔ پھر وہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے اور اس وقت وہاں خلفائے راشدین اہل بیت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری جانب نگاہ کرم فرمائی اور مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر بالترتیب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔

ان تمام حضرات کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری جانب بڑھایا اور فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیعت کا اظہار اس شعر کے ذریعے کرتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فرزند خود خواندہ است مارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک تھاما تو میری نگاہوں سے تمام حجابات دور کر دیئے گئے اور مجھے ہر شے یکساں نظر آئی اور میری نگاہ لوح محفوظ پر پڑی۔ پھر حجابات کے دور

ہوتے ہی میں نے جو کچھ دیکھا ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور جو کچھ سنا وہ ظاہری کانوں سے سنا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیوض و برکات کے حاصل ہونے کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

”اللہ عزوجل نے مجھے ظاہری علوم بوسیلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم القاء فرمائے ہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات ”عین الفقر“ اور ”محکم الفقراء“ میں فرماتے ہیں۔

”مرشد کامل ایسا ہونا چاہئے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ میں کامل کر دے اور اسے مراتب کی انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی اور پھر درجات و مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا اور میرے لئے ہر شے یکساں ہو گئی اور مجھے النہایت ہو الرجوع الی البدایت کا مقام و مرتبہ حاصل ہو گیا۔ جب میں تلقین سے مشرف ہوا تو حضرت سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام نے فرمایا۔

”تو میرا فرزند ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے قدم مبارک کا بوسہ لیا اور اپنے گلے میں غلامی کا طوق پہنا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

”اللہ عزوجل کی مخلوق سے محبت کرنا کہ یہ حکم سرور ربی ہے۔“

## حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونا:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیعت کرنے کے بعد میرا ہاتھ حضور غوث اعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک میں دے دیا اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ پھر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت کیا اور روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مخلوق خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور انہیں وعظ و نصیحت کرو۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرنا اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ میری تمام روحانی منازل ان کے وسیلہ سے طے ہوں گی اور اس لئے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی اور انسیت ہو گئی۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”رطب اللسان“ میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

”دنیا کے تمام پیر اور مرشد حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے طالب ہیں اور حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے تمام مشائخ میں سب سے اعلیٰ و افضل اور بے مثل ہیں۔ ان کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں وہ برکت ہے جو شخص ایک مرتبہ صدق دل سے اور اخلاص کے ساتھ زبان سے کہہ دے کہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیخنا اللہ تو اس پر معرفت اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔“

ہے گردن میں تیری غلامی کا پٹہ  
تجھ سے ہے میرا بھرم یا غوث اعظم

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”مرشد کامل ایسا ہی ہونا چاہئے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ کاملہ سے مراتب کی انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔“

اس واقعہ کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ محبوب حقیقی کے عشق میں ایسے مستغرق ہوئے کہ ہوش و حواس قائم نہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ذات باری تعالیٰ کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے اور تجلیات کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔

مٹا دیا مرے ساتی نے عالم من و تو  
پلا کے مجھ کو مے لا الہ الا هو

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے کئی بزرگوں کے پاس گئے اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور وہاں سے روحانی فیوض و برکات حاصل کئے مگر حقیقی باطنی فیض جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک خود فیض رسان خلق بن گیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نصیب ہوا۔ سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا باطن اللہ عزوجل کا منظور نظر ہو اور اسے دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل ہو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و تلقین اور بیعت کی سعادت حاصل ہو جس نے ظاہر و باطن میں ہدایت نبوی کو اپنا رفیق بنایا ہو اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے؟ میرا یہ کہنا کسی کی کیفیت کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ خود میری یہ حالت ہے کہ کسی کی کیفیت کے متعلق بیان کرو اور جس پر چاہوں یہ باتیں

منکشف کر دوں یا اسے دکھا دوں۔“

### والدہ سے ظاہری بیعت کی درخواست:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی فیوض و برکات حضور  
غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور پھر ایک مقام ایسا آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری  
مرشد کی حاجت محسوس ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ انہیں اپنا مرید بنا لیں۔ حضرت بی بی  
راسی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

”بیٹا! میں جو دعائیں تمہیں دے سکتی تھی میں نے تمہیں دیں اور  
میری تمام دعائیں تمہاری بھلائی کے لئے ہیں۔ میں تمہیں اپنا  
مرید نہیں کر سکتی۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرطِ محبت میں فرمایا۔  
”آپ رحمۃ اللہ علیہا کو بیعت کرنے میں کیا حرج ہے جبکہ میرے لئے  
آپ رحمۃ اللہ علیہا جیسی مشفق و مہربان ماں سے بہتر کون مرشد ہو سکتا  
ہے؟“

حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

”بیٹا! تمہاری محبت اور فرمانبرداری اپنی جگہ پر ہے مگر دین اسلام  
میں کچھ بنیادی اصول وضع کئے گئے ہیں اور ان اصولوں کو کوئی بھی  
صحیح العقیدہ مسلمان تبدیل نہیں کر سکتا۔ میرا مقام تمہاری نگاہوں  
میں کتنا ہی معتبر اور بلند کیوں نہ ہو مگر یاد رکھو کہ ایک عورت کبھی بھی  
روحانی پیشوا کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتی اور تم اگر اپنی روحانی  
منازل کی تکمیل چاہتے ہو تو کسی مرشد کامل کو تلاش کرو اور اس کے

دست حق پر بیعت ہو کر اپنی روحانی منازل کی تکمیل کرو۔ معرفت کے اسرار و رموز تمہیں مرشد کامل ہی بتائے گا اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں تمہیں دے چکی ہوں۔“

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا جواب سنا تو دریافت کیا کہ مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو اور پھر مشرق کی جانب اشارہ کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش سے پہلے تین شادیاں کر چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک گاؤں اور پچاس ہزار بیگھے زمین بھی ملی تھی جس کی بدولت اہل و عیال کا گزارہ نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تینوں ازواج سے اجازت طلب کی اور انہیں اپنی والدہ کے سپرد کر کے مرشد کامل کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قلبی تشنگی اور روح کی بے چینی کو مٹانے کے لئے کسی مرد کامل کی جستجو میں تھے۔

### شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکلے اور جانب مشرق روانہ ہوئے اور ملتان پہنچ گئے۔ ملتان پہنچنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ سہروردی کے بانی کے طور پر ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں بھی خصوصی دلچسپی لی۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے دست بیعت کی سعادت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر حاصل کی

اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام کے عہدہ پر بھی فائز رہے اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے قطب عالم حضرت شاہ رکن الدین وال عالم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

دیدار کے قابل تو ہیں چشم تمنا

لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا

ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ کیا اور کافی دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہاری دلجوئی کے لئے بھیجا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مجھے کسی شے کی حاجت نہیں۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب آہی گئے ہو تو خالی ہاتھ کیسے بھیجا جاسکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! واقعی مجھے کسی شے کی حاجت نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگئی یہی مقصود تھا اور اللہ عزوجل نے میرا مقصد پورا فرمادیا۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹے! تم مجھے اپنا مقصد

بتا سکتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شہر سے مجھے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرمادیں تو یہ میری بڑی خوش نصیبی ہوگی۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے چاہا تو تمہارا یہ مقصد جلد پورا ہو جائے گا۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب نے انہیں مضطرب

کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر فاتحہ پڑھی

اور بعد سلام وہاں سے رخصت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک سے باہر آئے اور جانب شمال روانہ ہو گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو دریا کے کنارے چلے گئے اور وضو کرنے کے بعد نماز کی نیت باندھ کر نماز شروع کرنا چاہتے تھے کہ اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت دوشیزہ کھڑی تھی۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے نامحرم عورت کو دیکھتے ہی نظریں جھکا لیں اور اس عورت سے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ بولی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چلتی آرہی ہوں اور میرے پاؤں میں آبلے پڑ چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تو میرے پیچھے کیوں آرہی ہے اور تجھے میرا تعاقب کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ وہ بولی کہ میں ملتان کے ایک ہندو ساہوکار کی بیٹی ہوں اور کئی دنوں سے میرے اندر عجیب سی بے چینی شروع ہو گئی ہے اور مجھے اپنے مذہب سے نفرت ہو گئی ہے۔ مجھے بتوں کو پوجنا اچھا نہیں لگتا کہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور میں ان کے آگے سر جھکاؤں اور ان کی عبادت کروں۔ میں اپنی اس قلبی بے چینی کو دور کرنے کے لئے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر چلی گئی اور یہاں مجھے پتہ چلا کہ اس در سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہو چکے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ مجھے بھی یہاں حاضری دینی چاہئے تاکہ میرا نصیب بھی جاگ جائے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ کے اشارے سے اس عورت کو روکتے ہوئے فرمایا کہ تم کچھ دیر رکو میں نمازِ ظہر ادا کر لوں کہ ظہر کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور میں نماز کی ادائیگی کے بعد تمہاری بات سنوں گا۔

یہ فرما کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نمازِ ظہر کے لئے کھڑے ہو گئے اور وہ ہندو عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نماز پڑھتا دیکھنے لگی۔ اسے رکوع و سجود عجیب معلوم ہوئے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہندو عورت سے فرمایا کہ

تمہاری قلبی بے چینی اپنی جگہ پر ہے مگر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟

وہ ہندو عورت ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے دیکھا اور پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ دیکھتے ہی مسلمان ہو گئی اور میں نے فوراً کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا۔ مجھے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے حکم ملا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیز بن کر اپنی تمام عمر گزار دوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئی اور ایک کنیز اپنے مالک کے سوا اور کیا چاہے گی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرما کر مجھے اپنے قدموں میں جگہ عطا فرمادیں۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس عورت کی بات سنی تو حیران ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ مراقبہ خواب میں حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ہونے والی گفتگو کے الفاظ یاد آ گئے کہ مجھے اپنے شہر سے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرمادیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت سے کہا کہ جب حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے تو میں اسے کیسے ٹال سکتا ہوں اور تم مطمئن رہو کہ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے گوہر مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کو باقاعدہ کلمہ طیبہ پڑھایا اور مسلمان کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لیا۔ نکاح کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنے ساتھ شورکوٹ لے گئے۔

### والدہ کی ناراضگی:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے اجازت لے کر نکلے تھے کہ وہ مرشد کامل کی تلاش میں جا رہے ہیں اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور نکاح کر کے واپس شورکوٹ لوٹ رہے تھے۔ حضرت بی بی

راتی بی بی صاحب کشف تھیں اس لئے اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج سے فرمایا کرتی تھیں کہ باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک اور بیوی لے کر لوٹے گا اور تم خیال نہ کرنا کہ تمہارا شوہر بارگاہِ الہی میں مقبول ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے پیش نظر اللہ عزوجل کی خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور تمہاری نجات کا ذریعہ تمہارا شوہر بنے گا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج بھی متقی و پرہیزگار تھیں اس لئے حضرت بی بی راستی بی بی کی بات سن کر خاموش ہو جاتی تھیں اور جانتی تھیں کہ تمام امور رضائے الہی کے تابع ہیں۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی چوتھی بیوی کو لے کر شور کوٹ پہنچے تو بغیر کسی تاخیر کے اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت بی بی راستی بی بی نے جب بیٹے کو دیکھا تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

”باہو رحمۃ اللہ علیہ! اللہ عزوجل نے کیا تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تو

بہت سی عورتیں جمع کرے یا تیری پیدائش کا مقصد کچھ اور ہے؟“

حضرت بی بی راستی بی بی کی ناراضگی دیکھ کر اور ان کی گفتگو سن کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرائے ہوئے والدہ سے پوچھا کہ آپ بی بی مجھے بتائیے کہ اللہ عزوجل نے مجھے کس کام کے لئے پیدا کیا ہے؟ حضرت بی بی راستی بی بی نے فرمایا۔

”اللہ عزوجل نے تجھے اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ معرفت الہی کیسے حاصل ہوگی؟

حضرت بی بی راستی بی بی نے فرمایا۔

”جب تک تم اپنا دامن کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ نہ کرو

گے تم معرفت الہی کو ہرگز پانہ سکو گے۔“

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی گفتگو سنی تو دریافت کیا کہ میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

”تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو۔“

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو کہا کہ اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

”بے شک اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے مگر اس نے اپنے

بندے کے حوصلے کو اس سے زیادہ وسعت دی ہے اور انہیں جستجو کا

ذوق عطا کیا ہے اور زمین کو ان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔“

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کی گفتگو بغور سن رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ پھر بھی کچھ تو نشانی ہوتا کہ میں انہیں تلاش کر سکوں۔ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی مشکل کو سمجھتے ہوئے مراقبہ کیا اور پھر کچھ دیر بعد جب مراقبہ کی کیفیت سے لوٹیں تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”مجھے اس جانب سے تمہارے مرشد کی خوشبو آتی ہے۔“

یہ فرمانے کے بعد حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا رہنمائی پر شکریہ ادا کیا اور ایک مرتبہ پھر اپنی چاروں ازواج کو والدہ ماجدہ کے پاس چھوڑ مرشد کامل کی تلاش میں والدہ ماجدہ کی دعاؤں کے زیر سایہ جانب مشرق روانہ ہوئے۔

### شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے در پر حاضری:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ سے نکلے اور والدہ کے فرمان کے مطابق جانب مشرق سفر کا آغاز کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر کرتے کرتے دریائے راوی کے کنارے جا پہنچے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مقامی لوگوں سے حضرت شاہ حبیب

قادری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا تو ان سے ملنے کی خواہش دل میں بیدار ہوئی۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار صاحب کشف و کرامت بزرگوں میں ہوتا تھا اور ان کی بے شمار کرامات زبان زد عام تھیں۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ دریائے راوی کے کنارے ایک گاؤں میں رہائش پذیر تھے اور متلاشیانِ حق ان کی تلاش میں اس گاؤں آتے اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ پوچھتے ہوئے ان کے گاؤں وارد ہوئے اور جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں پہنچے تو وہاں پہلے ہی سینکڑوں متلاشیانِ حق ان کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ خاموشی سے بیٹھ گئے اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنتے رہے۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دیگ تھی جو ہر وقت آگ پر چڑھی رہتی تھی اور اس میں پانی گرم ہوتا رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی حق کا متلاشی آتا اسے اس دیگ میں ہاتھ ڈالنے کا حکم دیتے جو شخص اس دیگ میں بلا جھجک ہاتھ ڈال دیتا وہ صاحب کشف و کرامت ہو جاتا تھا۔ اس دن بھی جو طالبانِ حق حاضر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس دیگ میں ہاتھ ڈالیں جو جو اس دیگ میں ہاتھ ڈالتا گیا وہ صاحب کشف و کرامت ہوتا گیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہے تھے جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا کہ بیٹا! تم یہاں کیوں آئے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! حق کی تلاش میں نکلا ہوں اور مرشد حقیقی کی آرزو ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر سنا تو یہاں چلا آیا۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تم نے دوسروں کی مانند دیگ

میں ہاتھ کیوں نہ ڈالا؟ اگر تم اس دیگ میں ہاتھ ڈالتے تو تم بھی صاحب کشف و کرامت ہو جاتے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! میں دیگ میں ہاتھ ڈالنے والوں کو دیکھ چکا مگر میری مراد ایسے پوری نہیں ہوگی۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ پھر تمہیں کیا چاہئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میں تو اور ہی راہ کا مسافر ہوں۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

”تم چند روز یہاں قیام کرو اور اس دوران مسجد کا پانی بھرنا تمہاری ذمہ داری ہوگی اور تم یہاں مجاہدہ کرو گے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کر لیا اور ان کے فرمان کے مطابق ان کی خانقاہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے روز خدام سے مشک لی اور دریا پر جا کر وہ مشک بھری اور پانی لا کر مسجد کا حمام بھر دیا پھر مشک کے بچے ہوئے پانی سے مسجد کا صحن دھو ڈالا۔ خانقاہ کے دیگر درویش حیرانگی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے انہوں نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا ان کے گوش گزار کیا کہ کس طرح اس جوان نے ایک ہی مشک سے حمام بھی بھر دیا اور مسجد کا صحن بھی دھو ڈالا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کے متعلق سنا تو کچھ دیر کے لئے خاموشی اختیار کی اور پھر فرمایا کہ اس جوان کو میرے پاس بھیجو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو جب مرشد پاک کا حکم ملا تو وہ حاضر خدمت ہوئے اور مؤدبانہ سلام عرض کیا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے دنیاوی مال موجود ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور!

مجھے اپنے والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک جاگیر ملی ہے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے تمہیں یکسوئی حاصل نہ ہو سکے گی

پہلے تم دنیاوی مال سے فارغ ہو کر آؤ تا کہ تمہیں یکسوئی حاصل ہو۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری

رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ واپسی کا سفر اختیار کیا۔

### آزمائشوں میں پورا اترنا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ

کے فرمان کے مطابق شورکوٹ روانہ ہوئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں ہی تھے کہ آپ

رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا علم ہو گیا

اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے کا مقصد جان گئیں۔ انہوں نے چاروں بہوؤں کو طلب کیا

اور ان سے کہا۔

”اپنا زیور اور نقدی محفوظ کر لو۔“

بہوؤں نے گھبرا کر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا ہمیں

ایسا کیوں کہہ رہی ہیں اور ہمارے مال کو ایسا کون سا خطرہ لاحق ہے؟ حضرت بی بی راستی

رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ میرا بیٹا اور تمہارا شوہر باہو رحمۃ اللہ علیہ آ رہا ہے۔ بیویوں نے یہ بات سنی

تو خوشی کا اظہار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تمہارے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں ہے کہ

وہ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے آ رہا ہے اور تمہارے پاس موجود زیور اور

نقدی محفوظ نہیں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویاں اگرچہ دیندار تھیں مگر وہ

تارک الدنیا نہ تھیں اس لئے زیورات اور نقدی کے یوں جانے پر پریشان ہو گئیں۔ حضرت

بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے ان کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

”اگر تم میری بات پر عمل کرو گی تو یہی مال تمہارے کام آئے گا۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے دریافت کیا کہ وہ اپنے زیور اور نقدی کو کس طرح محفوظ کر سکتی ہیں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تم زیور اور نقدی کو ایسی جگہ دفن کر دو جہاں باہو رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ نہ پہنچ سکے چنانچہ چاروں بیویوں نے ایسا ہی کیا اور جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر پہنچے تو والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ تم اتنی جلدی لوٹ آئے کیا تمہیں مرشد کامل مل گیا؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مرشد کامل تو مل گئے مگر انہوں نے بیعت سے قبل ایک شرط رکھی ہے۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ وہ کیا شرط ہے؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مرشد پاک کہتے ہیں کہ پہلے تم دنیاوی مال سے چھٹکارا پا کر آؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی بات سنی تو کہا کہ تم پر اپنے مرشد کا حکم ماننا واجب ہے تم ان کے حکم پر عمل کرو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں نگاہ دوڑائی تو اپنے نومولود بیٹے حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑی جو پنگھوڑے میں سو رہے تھے اور ان کی انگلی میں نظر بد سے بچنے کے لئے سونے کی انگوٹھی پہنائی گئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی انگلی سے وہ انگوٹھی اتاری اور اس کو گھر سے باہر گلی میں پھینک دیا اور پھر بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

”گھر میں جو زیورات و نقدی موجود ہے وہ لے آؤ تاکہ میں دنیاوی

مال سے چھٹکارا پاسکوں۔“

بیویوں نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو گھبرا گئیں مگر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے کہنے کے مطابق خاموش رہیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گھر میں زیورات و نقدی کہاں سے آئی؟ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا فرمانا درست ہے مگر مجھے گھر میں مال کی بو آتی ہے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ اگر تمہیں مال کی بو آتی ہے تو پھر خود ہی مال کو تلاش کر لو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں زیورات و نقدی کی تلاش شروع کر دی اور پھر انہیں زیور و نقدی گھر کے ایک کونے میں زمین میں دبائے مل گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زیور اور نقدی گھر سے باہر پھینک دی اور پھر والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق اپنا تمام مال لٹانے کے بعد ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو فرمایا۔

”تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو کر آ گئے مگر ان بیویوں کا کیا کرو گے؟ تم اللہ کے حقوق ادا کرو گے یا پھر اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرو گے؟“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان

لے رہے تھے اور ابھی تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیویوں کے متعلق فرمایا کہ وہ راہِ حق میں تمہارے پاؤں کی زنجیریں ہیں تم پہلے ان زنجیروں سے آزاد ہو کر آؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے شور کوٹ روانہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت راہِ حق کی طلب میں اس قدر مست تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی چیز کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے نکلے اور شور کوٹ کی جانب روانہ ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادہ کی خبر ہو گئی۔

انہوں نے اپنی چاروں بہوؤں کو ایک مرتبہ پھر بلایا اور ان سے فرمایا۔

”میرا بیٹا تم سے ہمیشہ کے اپنا تعلق ختم کرنے کے لئے آرہا ہے جس طرح اس نے مال سے پیچھا چھڑایا ہے اس طرح اب وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے لہذا تم ہوشیار رہنا اور جب وہ آئے تو تم میرے پیچھے چھپ جانا کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ راہِ حق کی مستی میں سرشار ہو کر تمہارے حق میں کوئی شرعی بات نہ کہہ دے یعنی کہیں تمہیں طلاق نہ دے دے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے جب حضرت بی بی

راسی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سنی تو پریشان ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے چھپ

جاؤ کہ باہو رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والا ہوگا۔ چاروں بہوئیں آپ رحمۃ اللہ علیہا کے

فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہا کے پیچھے چھپ گئیں۔ اس دوران حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

گھر میں داخل ہوئے اور والدہ ماجدہ کو سلام عرض کیا۔

حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو کہا کہ باہو رحمۃ اللہ علیہ! میں جانتی ہوں کہ تو یہاں کس ارادے سے آیا ہے؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ ان کی والدہ صاحبہ کشف خاتون ہیں اور وہ ان کی آمد کے مقصد سے بخوبی آگاہ ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مرشد پاک کا یہی حکم ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے پاؤں کی زنجیریں کاٹ کر ان کے پاس آؤں۔

حضرت بی بی راسی رحمۃ اللہ علیہا نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو

فرمایا۔

بات حقوق ادا کرنے کی ہے جو تمہارے ذمہ ہیں اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے راستے کی رکاوٹ نہ بنے اور اپنے تمام حقوق معاف کر دے تو تم ان کے حقوق کی ادائیگی سے فارغ ہو جاؤ گے لیکن جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں وہ قائم رہیں گے اگر تم کامل مرشد کی تلاش میں کامیاب ہو کر لوٹو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہیں اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے واپس آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب والدہ ماجدہ کی بات سنی تو اپنی بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اگر تم اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر لو کہ تم نے اپنے حقوق معاف کر دیئے تو میں تمہیں طلاق دیئے بغیر خاموشی سے لوٹ جاؤں گا۔“

چاروں بیویوں نے ایک زبان ہو کر اپنے تمام حقوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری

عبداللہ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

### سعادتِ بیعت:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ثابت قدم پایا تو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے سرفراز فرمایا اور بھرپور توجہ فرمانے کے بعد دریافت کیا باہو رحمۃ اللہ علیہ! کیا دلی مراد پالی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! جو مقامات آج مجھ پر منکشف ہو رہے ہیں وہ میرے پنگھوڑے میں ہی مجھ پر منکشف ہو چکے ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا فیصلہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے اوچھل ہو گئے۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی مرشد کے پیچھے روانہ ہوئے اور مرشد کے پیچھے ایک جنگل میں پہنچ گئے۔ اس جگہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کو بوڑھے آدمی کی صورت میں دیکھا جو بیلوں کی جوڑی لئے ہل چلا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کندھے پر خرقة پوشوں کی مانند کبل لپیٹا اور درویش کی ہی صورت میں اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

”حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام

فرمائیں ہل میں چلاتا ہوں۔“

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے اور اس کے ساتھ ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہو گئے۔ جب دونوں اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے تو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے۔ پھر اچانک حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک دم نگاہوں سے اوچھل ہو گئے۔ حضرت سلطان باہو

ﷺ بھی ان کے پیچھے غائب ہو گئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو ﷺ نے ان مرتبہ اپنے مرشد کو ہندوؤں کے ایک بازار میں دیکھا اور اس وقت وہ ایک ہندو برہمن کے روپ میں تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں برتن تھا جس میں زعفران اور دیگر رنگ بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ مرشد بازار میں موجود ہندوؤں کے ماتھے پر تلک لگا رہے تھے آپ ﷺ نے بھی اپنا حلیہ بدلا اور ایک ہندو نوجوان کی شکل اختیار کر کے ایک دکان پر بیٹھ گئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری ﷺ کا گزر ادھر سے ہوا تو آپ ﷺ مرشد کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔

”بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے۔“

حضرت شاہ حبیب قادری ﷺ نے آپ ﷺ کی بات سنی تو اسی وقت اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے اور حضرت سلطان باہو ﷺ بھی اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے۔ اس کے بعد پھر حضرت شاہ حبیب قادری ﷺ نے حضرت سلطان باہو ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور ایک جانب چل دیئے۔

تیسری مرتبہ پھر ایسا ہوا کہ حضرت شاہ حبیب قادری ﷺ چلتے چلتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ حضرت سلطان باہو ﷺ نے بھی مرشد کی پیروی کی اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ اس مرتبہ حضرت شاہ حبیب قادری ﷺ ایک اسلامی شہر میں موجود تھے اور ایک غیر معروف مسجد میں کم سن بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت شاہ حبیب قادری ﷺ اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں موجود تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت سلطان باہو ﷺ نے ایک کم سن بچے کی شکل و صورت اختیار کی اور قاعدہ پکڑ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

”شیخ! مجھے بھی سبق پڑھائیے۔“

- حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا اور ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر تشریف لائے اور پھر اپنے گاؤں کی جانب چل دیئے۔ جب اپنی خانقاہ میں پہنچے تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

”باہو رحمۃ اللہ علیہ! تم جس نعمت کے حقدار ہو وہ ہمارے امکان سے

باہر ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کی بات سنی تو عرض کیا کہ حضور! میں کہاں جاؤں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”حق تعالیٰ وہی کرتا ہے جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا اور جو کچھ وہ

چاہے وہی ظہور پذیر ہوگا۔“

پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم دہلی چلے

جاؤ وہاں میرے مرشد حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں وہ شاہی منصب دار

ہیں تم ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کا فرمان سنتے

ہی دہلی جانے کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک

مرید حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ روانہ کیا۔

دادا مرشد کی بارگاہ میں حاضری:

مناقب سلطانی کے مصنف حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی جانب روانہ ہوئے تو راستہ میں

ایک مجذوب شخص ایک جانب سے نمودار ہوا اور اس نے آتے ہی لکڑی کی ایک کاری

ضرب حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر ماری جس سے وہ بے ہوش کر زمین پر گر

پڑے۔ وہ مجذوب دوبارہ ضرب لگانا چاہتا تھا کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے

آگے بڑھے اور مجذوب کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مجذوب نے غصے سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کی جانب دیکھا اور جلالی لہجے میں بولا۔

”ہمارے راستے سے ہٹ جا اور ہمارے کام میں مداخلت نہ کر۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”ہم درویش اہل صحو ہیں اور ہمارا تعلق اہل سنت و الجماعت سے

ہے۔“

جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے مجذوب نے اپنا

اٹھا ہوا ہاتھ نیچے کیا اور خاموشی سے ایک جانب چلا گیا۔ مجذوب کے جانے کے بعد

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش دلانی جو بدستور زمین

پر پڑے تھے۔ کچھ دیر کے بعد جب حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ سکر سے صحو کی طرف

لوٹے تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”اگر وہ تمہیں دوسری مرتبہ مار دیتا تو تمہاری ساری زندگی یونہی

جذب کی حالت میں گزرتی اور پھر ہم تمہیں مستی سے ہوش میں نہ

لا سکتے تھے۔“

اس کے بعد جب حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ عازم سفر

ہوئے اور منازل پر منازل طے کرتے دہلی پہنچے۔ حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ

کی محفل اس وقت عروج پر تھی اور اس وقت محفل میں مریدین، خدام اور عقیدت مند صفیں

باندھے دست بستہ تشریف فرما تھے۔ حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے

اسرار و معانی کی بارش ہو رہی تھی اور حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری تھی اچانک حضرت

سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ روک دیا اور ایک خادم سے فرمایا۔

”فلاں مقام پر اس حلیہ کا ایک درویش پہنچا ہے اسے نہایت احترام

کے ساتھ ہمارے پاس لے آؤ۔“

حاضرین محفل حیران تھے کہ آخر وہ کون سا بزرگ ہے جن کی میزبانی اس طرح کی جا رہی ہے؟ محفل میں موجود ہر شخص اس بزرگ کو دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ پھر وہ خادمِ حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ خانقاہ میں داخل ہوا۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے شانِ ولایت ظاہر تھی مگر جو صاحبان نظر نہیں تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک معمولی درویش سمجھا۔

مناقبِ سلطانی کے مصنف حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سلام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیتے ہوئے ان کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت میں جاتے ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو ان کا روحانی حصہ عطا فرمایا اور خانقاہ سے اسی وقت رخصت کر دیا۔

### نعمت کی آزمائش:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دادا مرشد سے فیض کے حصول کے بعد جب خانقاہ سے باہر آئے تو دہلی شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھومنا شروع کر دیا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس خاص و عام پر نگاہ ڈالتے وہ تھوڑی ہی دیر میں خدا رسیدہ ہو جاتا۔ شہر میں ہر جانب شور مچ گیا اور طالبانِ حق کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ راستے بند ہو گئے۔ حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خدام شہر کسی کام سے آئے انہوں نے جب ہجوم دیکھا تو صورت حال کا جائزہ لے کر حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا اور کہا۔

”سیدی! شہر میں ایک ولی اللہ آیا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوق

میں عشقِ الہی کی شمع روشن کرتا ہے اور اس کے روحانی فیض کی شہرت

خوب ہے۔“

حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ اس درویش کی رہائش شہر میں کس جگہ ہے؟ خدام نے عرض کیا کہ حضور! اس درویش کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں وہ دہلی کے بازاروں میں گھومتا ہے اور کھڑے کھڑے معرفت کی دولت لٹاتا ہے۔  
حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”جاؤ اور جا کر دریافت کرو کہ وہ درویش کون ہے اور کہاں سے آیا

ہے اس کا خاندان کیا ہے اور کس سلسلے سے تعلق رکھتا ہے؟“

خدام حکم ملتے ہی دوبارہ بازار میں پہنچے تو انہوں نے وہاں اجموم کے درمیان اس درویش کو دیکھا۔ اس درویش تک پہنچنا دشوار تھا۔ خدام نے بڑی مشکل سے اس تک پہنچنے کی جگہ بنائی۔ جب نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ یہ تو وہی درویش ہے جسے مرشد پاک نے آج نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ انہوں نے واپس جا کر حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا۔ حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ اس انکشاف پر رنجیدہ ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر اذیت و کرب کے آثار دکھائی دینے لگے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا۔

”اسے فوراً میرے پاس لے کر آؤ۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”ہم نے تمہیں نعمت خاص سے نوازا اور تم نے اس خاص نعمت کو

عام کر دیا۔“

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

سیدی! جب کوئی بوڑھی عورت بازار سے روٹی پکانے کے لئے تو

خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ وہ کیسا کام کرے گا؟ اسی طرح جب کوئی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھ لیتا ہے کہ اس میں مطلوبہ لچک موجود ہے یا نہیں؟ مجھے جو نعمت عظمیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملی میں اسی کی آزمائش کر رہا تھا کہ اس فقیر کو جو نعمت عطا ہوئی ہے اس کی ماہیت کیا ہے؟“

حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خوش ہوئے اور انہیں مزید فیوض و برکات سے نوازا۔

### اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات:

حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تلقین و ارشادات اور نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونے کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر دہلی کے بازاروں میں سے ہوتے ہوئے جامع مسجد دہلی تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا اور جامع مسجد دہلی اس وقت نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں موجود نمازیوں پر ایک نظر ڈالی اور سب کو روحانی دولت سے مالا مال کر دیا۔

اس دن مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بھی اپنے اراکین سلطنت کے ہمراہ نماز ادا کرنے میں مشغول تھا۔ مسجد میں بے پناہ ہجوم ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جوتیاں رکھنے والی جگہ پر کھڑا ہونا پڑا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں سے سب نمازیوں پر نگاہ خاص فرمائی تھی جس سے تمام مسجد میں شور برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس نگاہ کرم نے اورنگ زیب عالمگیر، قاضی شہر اور کوتوال شہر کے علاوہ باقی سب پر اثر کیا۔ اورنگ زیب عالمگیر نے دست بستہ عرض کی۔

”اے اللہ کے نیک بندے! ہمارا کیا گناہ ہے اور ہماری کیا تقصیر ہے کہ ہمیں اس نعمت خاص سے محروم رکھا گیا اور ہماری طرف آپ

ﷺ نے کچھ توجہ نہ فرمائی؟“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو ﷺ نے فرمایا۔

”ہم نے تو ہر ایک پر یکساں توجہ دی ہے تم لوگوں پر اس لئے اثر

نہیں ہوا کیونکہ تمہارے دل سخت ہیں۔“

اور نگزیب عالمگیر نے عرض کیا۔

”سیدی! ہمارے حال پر بھی نظر کرم کیجئے اور ہمیں بھی یہ نعمت عظمیٰ

عطا فرمائیے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو ﷺ نے فرمایا اس کے لئے میری کچھ

شرائط ہیں۔ اور نگزیب عالمگیر نے جب ان شرائط کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ

نے فرمایا۔

”تم اور تمہاری اولاد ہماری اولاد اور پسماندگان کیلئے دنیاوی مال و

متاع کی مرقت نہ کریں اور ہمارے گھر کبھی نہیں آئیں گے تاکہ

تمہارے دنیاوی مال کی وجہ سے ہمارے اہل و عیال بھی دنیاوی

جھگڑے اور فساد میں مبتلا ہو کر گمراہ نہ ہو جائیں۔“

اور نگزیب عالمگیر نے کہا کہ مجھے یہ تمام شرائط منظور ہیں اور میں آپ ﷺ

سے عہد کرتا ہوں کہ میں یا میرے اہل و عیال میں سے کوئی بھی آپ ﷺ یا آپ ﷺ

کی اولاد کو تنگ نہیں کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اور نگزیب عالمگیر پر بھی توجہ خاص

فرمائی اور اسے بھی فیض خاص سے نوازا۔ بعد ازاں جب وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا تو

اور نگزیب عالمگیر نے التجا کی کہ مجھے کچھ عنایت کیا جائے۔ آپ ﷺ نے وہیں وہیں

کھڑے کھڑے کتاب اور نگزیب شاہی تالیف فرمائی جسے شاہی محروں نے اسی وقت لکھ

لیا اور اس ارشاد نامہ کو بطور یادگار رکھا۔

گوہر مقصود مل گیا:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مقصد حقیقی کی تلاش میں تقریباً تیس برس تک سرگرداں رہے اور مرشد کامل کی تلاش میں انہوں نے شورکوٹ سے بغداد (حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں کا نام) اور پھر بغداد سے دہلی تک کا سفر کیا۔ دہلی میں دادا مرشد سے فیض حاصل کیا اور پھر شورکوٹ واپس تشریف لا کر مرشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض و برکات سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔

حضرت سید عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حصول فیض کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اضطرابی کیفیت مزید بڑھ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں میں لے گئی۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو علم لدنی حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاحت برصغیر پاک و ہند تک ہی محدود رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دوران بے شمار مشاہدات و تجربات سے گزرنا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے بے شمار ہندو جوگی اور سنیا سی اپنے فاسد خیالات سے باہر نکلے اور اپنے مشرکانہ لباس اتار پھینکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے وہ خدائے واحد پر ایمان لائے اور روحانی منازل طے کرنے کے بعد ابدال کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

قلبی کیفیات کا اظہار:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تیس سال کی جدوجہد کے بعد اس مقام پر پہنچے جہاں وہ معاصرین طریقت سے آگے بڑھ گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کے وارث بننے کے مستحق ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کا اعلان جا بجا اپنے کلام

میں کرتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ  
 ولد خود خواند است مارا مجتبیٰ  
 شد اجازت باہو را از مصطفیٰ  
 خلق را تلقین کن بہر از خدا  
 خاک پایم از حسین و از حسن  
 معرفت گشت است بر من انجمن

(رسالہ روحی)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ روحانی طور پر براہ راست حضور  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہو کر مقام فنا فی الرسول پر فائز ہو گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے  
 اپنی اس قلبی کیفیت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

نور الہدیٰ رحمت خدا باطن صفا  
 ایں مراتب یافتم از مصطفیٰ  
 فیض فضلش یافتم از مصطفیٰ  
 شد و جو دم نور از اسم خدا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر طلب حق کا جذبہ شدت سے  
 غالب تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے ذکر و فکر میں مستغرق رہتے تھے اس لئے تمام  
 باطنی مشاہدات سے مستفید ہوتے ہوئے بالآخر القائے الہی سے مشرف ہوئے۔ پھر جب  
 آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو طالبان حق کی آگاہی کے لئے اپنے  
 احوال بھی بیان کئے مثلاً ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہزار ہا اس آگ میں جلتے ہیں ان میں سے شاذ و نادر کوئی ایک

آدھ ہی معرفت الہی کے آبِ رحمت سے سرد ہوتا ہے اور محبوب کے مرتبے پر پہنچتا ہے یہ قال میرے حال پر صادق آتا ہے۔“

(کلید جنت)

اس دوران ذکر کی مختلف کیفیات سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ میں آئیں اور ذکر کے انوار کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وجود کے اندر سمولیا۔ ذکر و فکر کے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

فنا فی اللہ عارف باد سالم

زہستی خویش رفتہ لازوالم

(عین الفقراء)

یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کی زبان اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور تمام الفاظ ختم ہو جاتے ہیں اور یہاں ذاتِ حق کے لئے صرف ایک اشارہ باقی رہ جاتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول کے بعد فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچے تو دنوں کیفیات سے بیک وقت فیضیاب ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

”فقیر فنا فی اللہ غوطہ خور ہے جس دریا میں چاہتے ہیں غوطہ لگاتے

ہیں لیکن غرق نہیں ہوتے بلکہ ساحل نجات پر پہنچ جاتے ہیں چنانچہ

میں خود وحدت میں بھی غرق تھا اور ساتھ ہی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں

بھی حاضر تھا ایک لمحہ کے بھی اس سے جدا نہیں ہوتا تھا۔“

(جامع الاسرار)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلوک کی نسبت جا بجا

پیران پیر حضور غوث اعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں ایسے طالب بھی ملے جنہوں نے ان سے فیض حاصل کیا اور خدا رسیدہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا معیار بہت اونچا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ تو اپنی اس صلاحیت کی بناء پر ان کی روحانی تربیت کر کے ان کو اونچا مقام عطا فرما سکتے تھے۔

”رسالہ روحی“ کے مطالعہ سے جو ایک خاص کیفیت میں لکھا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے تمام حجابات اٹھ گئے تھے یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو ان سات روحوں میں سے ایک ظاہر کیا ہے جن میں سے پانچ عالم ہست و بود میں جلوہ افروز ہو چکی ہیں اور دو کا ظہور ہونا ابھی باقی ہے۔

”عین العین وحدت“ کے مقام پر جب حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا تو سب کا سلوک اور ان کے مراتب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے واضح ہو گئے چنانچہ اس قلبی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”فقر کی منزل بہت بڑی اور اس کی گھاٹی بہت مشکل ہے فقر کے لئے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے چودہ طبق کا سیر و تماشا دیکھا تاہم مراتب فقر کو نہیں پہنچ سکے۔ فقیری کے لئے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سلطنت چھوڑ دی اور اپنے بیٹے کے قتل ہو جانے کے سبب سرگرداں پھرتے رہے اس کے بعد مراتب فقر کو پہنچے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر ریاضت کرتے رہے اور یہاں تک کہ انہوں نے آخر میں اپنے نفس کی کھال کھینچ لی پھر بھی مراتب فقر پر نہیں پہنچے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین و شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ اپنی جان سے نکل گئے اور مراتب فقر پر نہیں پہنچے۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ شکم مادر میں مراتب فقر پر پہنچے اور

شریعت پر قدم بہ قدم چل کر محبوبیت کا مرتبہ حاصل کیا اور فقیر محی  
الدین کا خطاب پایا۔“

(عین الفقر)

نفس کشی کے لئے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جا بجا  
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے اور ترک دنیا کے سلسلہ میں جن دو ہستیوں  
کو بطور مثال پیش کیا ان میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہ  
شامل ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ فقر کے بارے میں سلطان العارفین  
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ رائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے  
اسرار ربانیہ کے عارف کامل کی حیثیت سے ہے اور ظاہر ہے کہ ایک محرم حال کی بات  
ہمیشہ صحیح اور امر واقع خیال کی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت بایزید بسطامی  
رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اور حال بہت بلند ہے۔ محبوب الہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا  
فرمان ہے۔

”حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ میں وہ مقام ہے

جو فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس پایہ کے بزرگ تھے کہ جب  
فقر کی دنیا میں قدم رکھا تو سلطان الفقراء کہلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا ایک بڑا ذریعہ  
آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں اور دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ  
فرماتے ہیں۔

”واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر

وجود میں اس قدر ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے اور از خود

خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔“

(عقل بیدار)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ عالم بالا کے مکین ہیں مگر وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا فیض کبھی منقطع نہیں ہوا اور وہ اپنی زندگی ہی میں یہ بات بتا گئے کہ ان کی موت کے بعد بھی ان کی قبر زندہ رہے گی۔

حلیہ مبارکہ:

مناقب سلطانی کے مصنف حضرت حامد سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العارفین

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک یوں بیان فرمایا ہے۔

”آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سر مبارک متوسط درجہ کا گول تھا نہ بہت بڑا اور

نہ بہت چھوٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ سر کے بال منڈوا دیا

کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی فراخ تھی جبکہ پلکیں اور بھنویں

گھنی اور موٹی موٹی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں سیاہ اور سفید

تھیں جبکہ ان میں سرخی نمایاں تھی اور دیکھنے میں جلال پیش کرتی

تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ناک مبارک بلند خوبصورت اور ستواں تھی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر گوشت نہ ہونے کے برابر تھا لیکن

اس کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ رخسار اندر کو دھنسے ہوئے تھے یعنی

چہرہ مبارک نہ تو گول تھا نہ لمبا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک

بہت گھنی تھی جس سے چہرہ مبارک پر ایک نورانی ہالہ بنا رہتا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ریش مبارک میں ۶۳ برس کی عمر کے بعد مہندی لگانے

لگے حالانکہ بال کثرت سے سفید نہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بازو

دراز اور ان پر بال گھنے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بازوؤں کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحت کا اندازہ ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں کی انگلیاں لمبی اور مضبوط تھیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دراز قد ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سینہ مبارک فراخ اور خوبصورت تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ مبارک پر بکثرت بال تھے جس سے مردانگی کا بخوبی اظہار ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کا رنگ بے انتہا ریاضتوں اور عرصہ دراز تک سفر کرنے کی وجہ سے سانولا ہو گیا تھا مگر کالا نہ تھا۔“

حضرت حامد سلطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حلیہ مبارک اپنے بزرگوں سے بعد تحقیق کے بیان کیا ہے اور یہ حقیقت پر مبنی ہے۔

### ازواج و اولاد:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج کی تعداد چار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چار شادیاں کوئی غیر معمولی بات نہیں بلکہ شریعت کے عین مطابق ہے کہ شریعت نے مرد کو چار نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ایک زوجہ مخدوم برہان رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھیں۔ یہ خاندان حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے خاص میں ایک خلیفہ کا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری زوجہ کا تعلق اعوان قبیلہ سے تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رشتہ دار تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری زوجہ کا تعلق بھی اعوان

قبیلہ سے تھا اور وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رشتہ دار تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی چوتھی بیوی ایک ہندو ساہوکار کی بیٹی تھیں جن کا ذکر گذشتہ اوراق میں ہو چکا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مسلمان کر کے ان کے ساتھ نکاح کیا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے آٹھ بیٹے عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیافتہ اور نابغہ روزگار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نسل پاک ہی مزار مبارک کی سجادہ نشین چلی آ رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

- ۱۔ حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ حضرت سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۔ حضرت سلطان لطیف محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ حضرت سلطان صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۵۔ حضرت سلطان اسحاق محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۶۔ حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۷۔ حضرت سلطان محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ
- ۸۔ حضرت سلطان حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ کمسنی میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔

### خلفائے عظام:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فیضیافتہ افراد کی تعداد ہزاروں میں ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مرید تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جن مریدوں کو خلافت عطا فرمائی ان میں سے چند حضرات کے نام یہ ہیں۔

- ۱- حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ
- ۲- حضرت مومن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳- حضرت شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ
- ۴- حضرت ملا معالی رحمۃ اللہ علیہ

## کشف و کرامات

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روشن پیشانی سے ہر وقت ایک ایسا نور چمکتا رہتا تھا کہ جو اس نور کو دیکھ لیتا وہ سکر و جذب اور شوق سے والہانہ تڑپنے لگتا اور غیر مسلم اس نور کو دیکھ کر کلمہ پڑھتے اور مسلمان ہو جاتے۔ گنہگار گناہوں سے توبہ کر لیتے، صاحب بصیرت اپنی منزل پاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے اس لئے بچپن سے ہی کرامات کا ظہور شروع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ میں بے شمار واقعات ملتے ہیں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صاحب کشف و کرامت ظاہر کرتے ہیں اور سالکوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

### بچی پر نگاہِ کرم:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چند درویشوں کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں دریائے سندھ کے نزدیک ایک گاؤں ”چھبری“ تھا۔ اس گاؤں میں ایک مشہور صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت غیاث الدین تیغ براں رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب درویشوں کی جماعت کے ہمراہ وہاں پہنچے تو چاشت کا وقت تھا۔ ساتھی درویشوں نے عرض کیا کہ حضور! اگر حکم کریں تو کچھ دیر گاؤں میں ٹھہر کر روٹی پکالیں۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت مرحمت فرمادی اور

ایک عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ یہ عورت خدا ترس تھی اور درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہی اس عورت کے ساتھ مل کر روٹی پکانے لگے۔ اس عورت کی ایک شیر خوار بچی تھی جو پنگھوڑے میں سو رہی تھی۔ اتفاقاً وہ اس وقت بیدار ہو گئی جب ماں کام میں مصروف تھی۔ اس بچی نے رونا شروع کر دیا۔ اب وہ عورت کام میں مشغول تھی اور وہ کام چھوڑ کر بچی کے پاس نہیں جاسکتی تھی اس لئے اس نے بیٹھے بیٹھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

”بابا! میری بچی کے پنگھوڑے کو ہلا دو تا کہ یہ چپ ہو جائے اور میں مطمئن ہو کر کام کر سکوں۔“

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور بچی کے پنگھوڑے کو آہستہ آہستہ ہلانے لگے اور ساتھ ساتھ ”اللہ ہو اللہ ہو“ کی صدا لگانے لگے جس کو سن کر بچی خاموش ہو گئی اور سو گئی۔ جب وہ عورت کھانا پکا کر فارغ ہوئی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

”بابا! آپ کا شکر یہ کہ آپ کی وجہ سے میری بچی سو گئی اور میں نے سارا کام بخوبی کر لیا۔“

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”ہم نے صرف پنگھوڑے کو ہی نہیں ہلایا بلکہ تیری بچی کو بھی ہلا دیا اور اسے ایسی جنبش دی ہے کہ قیامت تک اس میں کمی نہیں آئے گی بلکہ زیادتی ہی رہے گی۔“

اس عورت نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سنا تو اس پر بچی اثر ہو گیا اور وہ رونا شروع ہو گئی اور پھر اللہ ہو اللہ ہو کا ورد کرتے کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا

کے اثر سے اس شیرخوار بچی کی کایا پلٹ گئی۔ وہ بچی بڑی ہو کر حضرت فاطمہ عیسیٰ کے نام سے مشہور ہوئی۔ حضرت فاطمہ عیسیٰ کا تعلق بلوچی قبیلہ مستوی سے تھا اور آپ عیسیٰ کا مزار پاک قصبہ خان میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلافت خاص و عام ہے جہاں ہزاروں زائرین حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

### سلطان حمید عیسیٰ پر نگاہِ کرم فرمانا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو عیسیٰ بھکر تشریف لے گئے اور ایک روز گردونواح کی سیر کیلئے نکلے اور اکیلے ہی شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ اس وقت سلطان حمید عیسیٰ ان کے ہمراہ تھے۔ سب سے پہلے آپ عیسیٰ بھکر سے باہر جانب مشرق میدان چول میں ایک ویران ٹیلے پر پہنچے اور ابھی آپ عیسیٰ نے بیٹھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

”حمید (عیسیٰ)! یہاں سے نیچے اتر جاؤ یہ کسی ظالم کا مکان ہے۔“

اس کے بعد آپ عیسیٰ ایک اور جگہ ریت کے میدان میں سوئے اور اپنا سر مبارک حضرت سلطان حمید عیسیٰ کے زانو پر رکھا اور ایک گھڑی آرام کیا جس سے آپ عیسیٰ کا بدن خاک آلودہ ہو گیا۔ حضرت سلطان حمید عیسیٰ کے دل کو بہت قلق ہوا اور دل میں خیال آیا کہ کاش میرے پاس دنیاوی دولت ہوتی تو میں آج مرشد کے لے پستری اٹلس اور مخمل کا بنواتا چونکہ میں مسکین ہوں اس لئے میرے مرشد کا جسم خاک آلودہ ہوا ہے۔ اتنے میں آپ عیسیٰ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا:

”حمید (عیسیٰ)! تو نے کیا خیال کیا؟“

حضرت سلطان حمید الدین عیسیٰ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو آپ عیسیٰ

نے فرمایا:

”حمید آنکھیں بند کر۔“

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں بند کیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک باغ میں کھڑے ہیں جہاں ایک محفل دیبا کے فروش پر آراستہ ہے اور اس میں ایک خوبصورت عورت جڑاؤ زیور اور ریشمی کپڑے پہنے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھ سے نکاح کر لو۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اشارہ سے کہا کہ یہ ادب کا مقام ہے اور میں اپنے مرشد پاک کی خدمت میں ہوں تو میرے نزدیک نہ آ اور دور ہو جا۔ پھر حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا:

”حمید رحمۃ اللہ علیہ! تم نے کیا دیکھا۔“

سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”تو جو دنیاوی مال و دولت کے نہ ہونے کی اپنے دل میں شکایت اور غم کرتا تھا یہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ دنیا ہی تو تھی تو پھر کیوں نہ اسے قبول کیا؟ اگر اس کو قبول کر لیتے تو مال و دولت تمہارے گھر سے کبھی ختم نہ ہوتی۔“

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

”سیدی! میں اللہ عزوجل سے نور عرفان کا طلبگار ہوں اور مجھے مال و دولت کی حاجت نہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی بات

سنی تو فرمایا:

”حمید رحمۃ اللہ علیہ! فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تیرے خاندان میں کبھی ختم

نہ ہوگا۔“

مٹی سونا بن گئی:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دورانِ مجاہدہ کھیتی باڑی میں

مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پنجاب کے ایک دور دراز علاقے کا ایک مفلوک الحال شخص آیا۔ اس شخص کی کئی بیٹیاں تھیں جو شادی کے قابل ہو چکی تھیں۔ وہ مفلوک الحال شخص چونکہ سید تھا اس لئے اپنے خاندان کی عزت کی خاطر ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتا تھا جس کی وجہ سے اس کے علاقے کے لوگ اس کی مالی آسودگی سے واقف نہ تھے۔ اس کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے خاندان کے کئی لوگوں کی طرف سے اس کی بیٹیوں کے رشتے آتے تھے لیکن وہ اپنی مالی حالت کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ ان کی شادی کا انتظام کر سکتا۔ ایک روز وہ تنگ آ کر کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

”حضرت! میرا تعلق سادات سے ہے اور میں نے بہت اچھا وقت گزارا ہے مگر اب سفید پوشی کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچا اور لوگ سمجھتے ہیں کہ میں مالدار ہوں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے، میں اپنی زندگی گزار چکا مگر بیٹیوں کا بوجھ برداشت نہیں ہوتا، قرض خواہ ہر وقت دروازے پر کھڑے رہتے ہیں آپ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے ان مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔“

وہ بزرگ اس شخص کی بات سن کر کافی دیر تک مراقبے کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھا کر انتہائی معذرت بھرے لہجے میں فرمایا:

”تمہیں جو بیماری لاحق ہے اس کا علاج میرے پاس نہیں۔“

اس شخص نے مایوسانہ لہجے میں کہا کہ حضرت! میں تو دعا کیلئے درخواست کر رہا

ہوں۔ مگر ان بزرگ نے صاف لہجے میں کہا:

”اب دعا ہی تمہاری دوا ہے اور میری دعا میں اتنی تاثیر نہیں ہے

کہ تمہارے سر اور گھر سے گردش وقت کو ٹال سکوں۔“  
ان بزرگ کا انکار سن کر اس شخص نے غمناک لہجے میں پوچھا حضور! میں نے  
تو آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ بزرگ بولے:

”وہ لوگوں کا حسن ظن ہے اور میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں مگر یہ  
بات یاد رکھو کہ اللہ کی زمین مستجاب الدعوات بندوں سے خالی نہیں  
میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتاتا ہوں جس کی زبان میں اللہ عزوجل  
نے بہت تاثیر رکھی ہے اور وہ شخص دریائے چناب کے کنارے  
واقع ایک علاقے شورکوٹ میں رہتا ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ  
وہ یقیناً تمہاری مشکل کو آسان بنا دے گا۔“

بزرگ کی بات سن کر اس شخص کے چہرے پر چھائے مایوسی کے بادل چھٹ  
گئے اور وہ ایک امید لئے شورکوٹ پہنچ گیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ  
اس وقت بہت معمولی لباس پہنے ہوئے اپنی زمین میں ہل جوت رہے تھے۔ ایسی حالت  
سے عام دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مفلوک الحال کسان اپنی روزی کیلئے ہل  
جوت رہا ہے۔

جب اس شخص کی نگاہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو اس کے دل میں  
یہی خیال آیا کہ یہ تو خود کوئی پریشان حال شخص ہے میرا سفر کرنا تو رائیگاں گیا یہ میری کیا مدد  
کرے گا؟ اس خیال کے آتے ہی اس نے واپسی کیلئے اپنے قدم موڑے۔ ابھی وہ شخص  
ایک قدم بھی واپس نہ پلٹا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکارا:

”اے سید! اتنا طویل سفر اختیار کیا اور موسم کی سختیاں برداشت کرتے

تم یہاں تک پہنچے پھر بھی ہم سے ملے بغیر واپس جا رہے ہو۔“

اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیران رہ گیا اور فوراً ہی اپنے گھوڑے

کی پشت سے نیچے اتر اور بڑی عقیدت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اپنے آنے کی وجہ بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت توجہ کے ساتھ اس شخص کی بات سنی اور پھر نہایت دلکش انداز میں فرمایا:

”سید! تم میرا ایک کام کرو میں تمہارا کام کر دیتا ہوں۔ اس لئے  
کے کام کا بدلہ کام ہے۔“

اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا شیخ! ایک سوالی آپ کے کیا کام آسکتا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”میں ایک ضروری کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں تب تک تم میرا  
ہل چلاؤ بس مجھے یہی کام ہے۔“

اتنا فرمانے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک جانب تشریف لے گئے۔ وہ سید زادہ اس سوچ کے ساتھ ہل چلانے لگا کہ حضرت اس قدر کشف کے مالک ہیں میرا کام ضرور کر دیں گے اور میں یہاں سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹوں گا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اپنے سامنے پڑا ہوا مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس عمل کی اس سید زادے کو بہت حیرانگی ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کی آنکھیں حیرت سے اس وقت چندھیا گئیں جب اس نے دیکھا کہ وہ ساری مٹی سونے میں بدل چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”اے سید! اپنی ضرورت کے مطابق اٹھا لو۔“

اس شخص نے اپنی جھولی سونے سے بھری اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر

بوسہ دیتے ہوئے بولا:

”جن لوگوں کی نگاہ میں اثر ہے وہ ایک نظر میں مٹی کو سونا بنا دیتے

ہیں اور یہ فیض ربانی ہے جو کسی فرد پر منحصر نہیں ہے خواہ وہ سید ہو یا

جٹ۔“

### کھتران، نورنگ (رضی اللہ عنہ) بن گئے:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ پنجاب کے علاقہ دامن کوہ مغربی جبل اسود کی جانب روانہ ہوئے۔ اس علاقہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک نو عمر لڑکے کو دیکھا جو مویشی چرا رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک نظر ڈالی تو وہ اپنے مویشی چرانا بھول گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے گرد دیوانہ وار رقص کرنے لگا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے پر دوسری مرتبہ نظر ڈالی تو وہ ہوش میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی آپ رضی اللہ عنہ اپنے سفر پر دوبارہ روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کچھ دور گئے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا دیکھا تو وہ لڑکا خاموشی کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ لڑکے نے عرض کیا کہ حضور! میرا یہاں کیا کام ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مویشی چراؤ کہ تمہارے بعد ان کا کیا ہوگا؟ لڑکا بولا کہ حضور! جن کے وہ جانور ہیں وہ جانیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی مگر وہ اپنے ارادہ پر قائم رہا اور واپس جانے سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے ہمراہ لیا اور کوہ شمال کی جانب روانہ ہو گئے۔

اس لڑکے کا نام کھتران تھا اور بعد میں وہ سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ کے نامور خلیفہ بنے اور حضرت سلطان نورنگ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

عجب تماشہ:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کوہ شمالی کے جنگلوں سے گزر کر ایک زرخیز پہاڑی علاقے میں تشریف لے گئے جس کا نام کلر کہار تھا اس جگہ کی سرسبزی اور شادابی دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ پر حالت جذب طاری ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ پر یہ

کیفیت مسلسل تین دن اور تین رات تک طاری رہی۔ یہ ایک ویران اور غیر آباد علاقہ تھا اور یہاں نہ تو کھانے کا کوئی انتظام تھا اور نہ ہی پینے کا کوئی انتظام تھا۔ حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے اور ریاضت و مجاہدہ کے ابتدائی مرحلہ میں تھے وہ بھوک اور پیاس کی شدت برداشت نہ کر سکے اور بے چینی کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرنے لگے:

”بھوک بھوک، پیاس پیاس۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی فریاد سنی اور مراقبہ سے سر اٹھاتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

”بیٹا! کیا بات ہے؟“

حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی مضطربانہ انداز میں جواب دیا:

”سیدی! اب تو بھوک اور پیاس برداشت سے باہر ہو گئی ہے۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

”برأت عاشقاں پر شاخ آہو۔“

جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اسی وقت پہاڑ

کے ایک گوشے سے ایک ہرن برآمد ہوا جس کے سینگوں پر کھانے کا خوان رکھا ہوا تھا اور

اس کی گردن میں پانی سے بھرا ایک ڈول لٹک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نورنگ

رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

”اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو۔“

یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی روزہ افطار کیا۔

حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک مرشد کی خدمت میں رہے اور

ہر سفر میں ان کی خدمت کی اور بالآخر منزل مقصود کو پایا اور مقام محبوبیت پر فائز ہونے

کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے۔

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ

کے متعلق فرمایا:

جتھ اعوان تتھ کھتران

”یعنی جہاں اعوان پہنچا کھتران بھی وہیں پہنچا۔“

اس سے مراد یہ ہے کہ جس مقام پر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پہنچے اسی مقام

پر اپنے مرید حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچا دیا۔ حضرت سلطان نورنگ

کھتران رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کی اس کرامت کو ذیل کے خوبصورت شعر میں بیان

فرمایا ہے:

عجب دیدم تماشا شیخ باہو!

ہرات عاشقان برشاخ آہو!

”اے شیخ باہو رحمۃ اللہ علیہ! میں نے عجب تماشا دیکھا کہ عاشقوں کی

خورات ہرن کے سینگ پر تھی۔“

حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک جبل اسود کے دامن میں

ڈیرہ اسماعیل خان کے نزدیک ایک قصبہ وصوا میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلایق خاص و

عام ہے۔

ذکر ہو کی برکت:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت شیخ کالو رحمۃ اللہ علیہ

بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شورکوٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی

سعادت کے لئے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک سے ذکر ”ہو“ کی آوازیں سنائی

دے رہی تھیں۔ میں تیزی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں داخل ہوا لیکن یہ دیکھ کر

حیران رہ گیا کہ حجرہ مبارک میں کوئی موجود نہ تھا۔ ابھی میں اسی سوچ میں گم تھا کہ حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ”ہو“ کی آواز سنائی دینے لگی۔ باہر آ کر دیکھا تو باہر بھی کوئی موجود نہ تھا۔ اس دوران پھر حجرہ مبارک سے ذکر ”ہو“ کی آواز سنائی دینے لگی۔ حجرہ مبارک میں دوبارہ جا کر دیکھا تو پھر کوئی نظر نہ آیا۔ اتنے میں پھر حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ”ہو“ کی آوازیں دوبارہ آنا شروع ہو گئیں۔ جب باہر آ کر دیکھا تو کوئی دکھائی نہ دیا۔ میں بے حد پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ جب معاملہ سمجھ سے بالاتر ہو گیا تو حیرانگی کی حالت میں کہا:

”الہی! یہ کیا ماجرا ہے۔“

پھر ذیل کا شعر پڑھا:

اندر ہو باہر ہو باہو کتھ لہیندا

ہو دا داغ محبت والا دم دم نال سڑیندا

”اندر بھی ہو اور باہر بھی ہو کی پکار ہے لیکن باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کہاں ملتا

ہے کچھ علم نہیں البتہ ہو کا داغ محبت بھرا ہر دم دل کو جلاتا رہتا

ہے۔“

جیسے ہی میں نے یہ شعر پڑھا تو جواب میں سلطان العارفین حضرت سلطان

باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آواز سنائی اور انہوں نے ذیل کا شعر پڑھا:

جیتے ہو کرے روشنائی چھوڑ اندھارا دیندا

دوہیں جہان غلام تھیندے باہو جیہڑہ نوں صحیح کریندا

’جہاں پر ہو کی روشنی ہو جائے وہاں سے تاریکی کا اندھیرا چھٹ

جاتا ہے اور اے باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! جو ذکر ہو کو درست کر لیتا ہے اس

کے دلوں جہاں غلام ہو جاتے ہیں۔“

اس شعر کے بعد سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور میرے درمیان پردہ حجاب ہٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی زیارت سے مستفیض فرمایا۔

### منزل لامکاں:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چولستان کی سیر کو گئے۔ دور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جو جنگل میں ایندھن کا بوجھ باندھ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیر کرتے کرتے آگے نکل گئے اور جب کافی دیر کے بعد اسی راہ سے واپس آئے اور وہاں سے ابھی دور ہی تھے کہ کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ درویشوں نے عرض کیا:

”حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے ہوئے کافی دیر ہو گزر گئی ہے کیا

وجہ ہے؟“

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”اس جانب کسی ولی اللہ کا مقبرہ یا روح ہے جس سے نور آسمان

تک پہنچ رہا ہے۔“

یہ فرمانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس نور کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص بے ہوش پڑا ہوا ہے اور ایندھن کا گٹھا اس کے پاس پڑا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے سر پر پھیرا تو وہ شخص کچھ لمحے بعد ہوش میں آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا:

”کیا حال ہے؟“

اس شخص نے عرض کیا حضرت شاید کل آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی اس راستے سے جا رہے تھے اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اس کے بعد مجھے کوئی خبر نہ رہی۔ سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو مسکرا دیئے اور ایک مرتبہ پھر اسے منزل

لامکاں پر پہنچا دیا۔

### اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمانا:

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شہر بھکر تشریف لے گئے اس وقت وہاں ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ عام تھا۔ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید اور خلیفہ حضرت شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اولادِ زرینہ سے محروم تھے۔ شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس سلسلہ میں کئی مرتبہ دعا کروائی مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ جب شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو سیب رکھے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر فرمایا:

”یہ دو سیب لے جاؤ اور اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دے دو اللہ

عزوجل اپنی رحمت سے تمہیں دو فرزند عطا فرمائے گا اور ان دونوں

فرزندوں میں سے ایک تمہارا ہوگا اور ایک ہمارا ہوگا۔“

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں پوچھا:

”حضور! میں ان دونوں فرزندوں میں تفریق کیسے کروں گا؟“

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”یہ تمہارا کام نہیں ہے جو فرزند ہمارے کام کا ہوگا وہ اپنی نشانی

لے کر پیدا ہوگا۔“

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ خوشی خوشی یہ دونوں سیب لے کر چلے گئے اور ان سیبوں میں

سے ایک سیب قدرے داغدار تھا جسے کسی پرندے نے کھا لیا تھا۔ انہوں نے یہ دونوں

سیب اپنی اپنی بیوی کو کھانے کیلئے دیئے جن کو ان کی بیوی نے کھا لیا۔ اللہ عزوجل کی رحمت

سے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر دو فرزند پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کا نام سلطان عبد اور دوسرے کا نام سلطان سوہارا رکھا۔ سلطان عبد پیدائشی مجذوب تھے اور اسی نشانی کی جانب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا ہے۔

### بیلوں کا خود بخود دہل جوتنا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کیفیت یہ بھی طاری ہوئی کہ فکر دنیا سے آزاد سیاحت میں مصروف رہے۔ انہی دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ کھیتی باڑی کی غرض سے بیلوں کی جوڑی خریدی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ذکر الہی میں مشغول ہو جاتے اور نیل خود بخود دہل جوتے رہتے۔ پھر جب فصل پکنے کے قریب ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فصل اور بیلوں کو چھوڑ کر نامعلوم سمت روانہ ہو جاتے اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نیل اور فصل لے جاتے تھے۔ ایک دن کچھ اقرباء نے شکایت کی تو فرمایا:

”فاتے کی رات فقیر کیلئے معراج کی رات ہوتی ہے۔“

### وصال:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ بمطابق ۱۳۹۱ء بروز جمعرات مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر کے دور حکومت میں تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے قلعہ مہرگان میں دفن کیا گیا۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مزار مبارک تھا جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ستر برس تک آرام فرمایا۔ جب قلعہ مہرگان جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ کے قبضے میں آیا تو حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ جو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت شیخ سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے انہوں نے اپنے تقویٰ کی بدولت یہاں سے ہجرت فرمائی۔

حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ہجرت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر صرف چند فقراء اور خادین ہی رہ گئے۔ اتفاقاً کچھ عرصہ کے بعد دریا میں طغیانی آئی جس کی وجہ سے قلعہ مہرگان کو نقصان پہنچا اور پانی قلعہ میں داخل ہو گیا۔ ان خادین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر خلفاء اور فقراء کے مزارات کے صندوق تو وہاں سے نکال لئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق بڑی جستجو اور تلاش کے بعد بھی دریافت نہ ہو سکا۔

جوہر انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں

آنکھ سے غائب ہوتا ہے فرا ہوتا نہیں

اس پریشان صورت حال میں حضرت سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو خواب میں حکم دیا کہ تم سب مطمئن رہو کل صبح ایک شخص آئے گا وہ آکر ہمارا صندوق نکالے گا اور اس دوران دریا غلبہ نہ پاسکے گا۔ اس غیبی اشارہ کے ملتے ہی مریدین کو تسلی ہوئی اور وہ صبح کا بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔ صبح ہوتے ہی ایک نقاب پوش شخص نمودار ہوا اور اس نے اس جگہ جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے مٹی نکال رکھی تھی بلاتامل آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق نکال لیا۔ یہ دیکھ کر ہزاروں لوگ جمع ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کو کچھ نقصان نہ پہنچا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بدستور آرام فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ریش مبارک سے غسل کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جب صندوق کو کھولا گیا تو خوشبو میلوں دور تک پھیل گئی اور حاضرین پر وجدانی کی کیفیت طاری ہو گئی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ملنے کے بعد اب مریدین اس پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک کس جگہ دفن کیا جائے؟ دریا کی طغیانی سے صرف دریا کی غربی سمت جنگل ہی محفوظ تھا جو کہ مویشیوں کی چراگاہ تھا۔ اس جنگل میں ایک حویلی موجود تھی جس کے بارے میں مشہور تھا کہ جو شخص

اس حویلی میں قدم رکھتا ہے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مویشی بھی اس حویلی میں داخل ہوتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر اپنے ایک مرید کو اشارۃً حکم دیا کہ اس چار دیواری کے اندر صندوق کو دفن کیا جائے۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مزار مقدس ۱۱۸۰ھ میں تعمیر ہوا اور تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس تک مرجع گاہ خلائق رہا اور ہزار ہا متلاشیانِ حق اس سے فیض یاب ہوتے رہے۔

سینہ ہے تیرا میں اس کے پیام ناز کا

جو نظامِ دہر میں پیدا بھی ہے پنہاں بھی ہے

جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جب شور کوٹ چھوڑ کر چلے گئے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک دوبارہ یہاں آ کر آباد ہو گئی۔ دوبارہ مزار مبارک کی تعمیر کے تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس بعد دریا میں پھر طغیانی آئی اور اس مرتبہ دریا کا پانی پھر مزار مبارک تک آن پہنچا۔ یہ ۱۳۳۶ھ کا واقعہ ہے اور اس زمانہ میں حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے ارد گرد جتنے بھی خلفاء اور مریدین کے مزارات تھے ان کے صندوق صحیح سالم ملتے گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ایک مرتبہ پھر نہ مل سکا۔ یہ سب دیکھ کر مریدین کو بہت پریشانی ہوئی اور ان کے ذہنوں میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر گونجنے لگا:

با گم قبر گم جش گم نام و نشان

جش را با خود برم در لامکان

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق کی یہ پوشیدگی اس وقت کسی مصلحت کے تحت تھی جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کو خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور اس بے چینی کو دور فرمایا۔ علی الصبح زمین کو دوبارہ اس جگہ سے کھودنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق مبارک کے آثار نظر آئے۔ جب مزید مٹی نکالی گئی تو خوشبو کے تیز حلے آنا شروع ہو گئے۔ اس کثرتِ خوشبو سے وہاں کھڑا ہونا مشکل ہو گیا اور اسی وجہ سے صندوق مبارک کا باہر نکالنا مشکل ہو گیا۔ حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بمشکل صندوق مبارک کو باہر نکالا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق دربار شریف کے مغربی گوشہ میں ایک میل کے فاصلے پر دفن کیا گیا۔ چھ ماہ کے عرصے میں یہاں مسجد اور متعدد حجرات بنائے گئے جو کہ آج بھی موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا موجودہ مزار مبارک اب اسی جگہ پر واقع ہے اور مرجع گاہ خلایق خاص و عام ہے۔

### اقوال و ارشادات:

- ☆ جب شکم طعام سے خالی ہو اس وقت معراج فکر حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ صبر و شکر یہ ہے کہ فقیر دنیا اور حب دنیا سے صابر بنا کر ہو۔
- ☆ فقر حقیقی وہی ہے جو پیغمبروں کی میراث ہے۔
- ☆ حب دنیا، حرص اور حسد نیز بدعت و ضلالت شیوہ علم شیطانی ہیں جبکہ ترک دنیا اور اطاعت رحمان علم رحمانی ہیں۔
- ☆ علم صحیح معنوں میں وہی ہے جو باعمل ہو۔
- ☆ جو شخص کہ علم پر عمل نہیں کرتا علم اس کے لئے وبال بن جاتا ہے۔
- ☆ جہالت یہ ہے کہ عمل اور اطاعت خوف الہی سے خالی ہو اور اس کا خانہ جہالت معصیت سے پر ہو۔
- ☆ یاد رکھیں کہ عالم کی نظر حروف و سطور پر ہوتی ہے جبکہ فقیر کی نظر معرفت و حضور

پ۔

- ☆ علماء اہل شعور و فہم جبکہ فقرا اہل حضور و وہم ہوتے ہیں۔
- ☆ صاحب شعور کا دل نظر خدا سے محروم بوجہ شب و روز لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوتا ہے جبکہ صاحب نظر کا دل منظور نظر ہے۔
- ☆ علم محض چون و چراں ہے اور علماء اللہ عزوجل کو چون و چراں سے مانتے ہیں جبکہ علم بے معرفت ایسا ہے جیسا طعام بے نمک۔
- ☆ عشق سے بے قراری و بے آرامی ہی راہ فقیری و درویشی ہے۔
- ☆ فقیر وہی ہے جو اللہ عزوجل کو بے چونی و بے چگونی سے پہچانیں کیونکہ فقر میں اللہ عزوجل سے بے چون و بے چگون کے ساتھ بے خودی حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ دیدار الہی کے مست و مشتاقین کشف و کرامات پر تکیہ نہیں کیا کرتے۔
- ☆ سنگ پارس اور نظر کی اکسیر ہی و جودی لوہے کو خالص سونا بناتی ہے۔
- ☆ دل کی تاریکی دور کرنے کے لئے اندر کی سو کے قبلہ کی درنگی لازم ہے جو مرشد کامل کے بغیر صحیح سمت نہیں پاسکتی۔
- ☆ یاد الہی کے بغیر جو کچھ بھی ہے وہ سب برباد ہے اس سے بچو تا کہ اللہ عزوجل تک رسائی حاصل ہو۔



الف اللہ چنے دی یوٹی مرشد من وچ لائی ہو  
 نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جانی ہو  
 اندر یوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ہو  
 جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہ یوٹی لائی ہو

☆☆☆

اللہ پڑھیوں حافظ ہو یوں ، نہ گیا تیرا پردا ہو  
 پڑھ پڑھ عالم فاضل ہو یوں ، طالب ہو یوں زر دا ہو  
 لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ، ظالم نفس نہ مردا ہو  
 باجھ فقیراں کوئی نہ مارے ایو چور اندر دا ہو

☆☆☆

الف احد جد دتی دکھائی از خود ہویا فانی ہو  
 قرب ، وصال ، مقام ، نہ منزل ، نہ اُتھ جسم نہ جانی ہو  
 نہ اُتھ عشق محبت کائی ، نہ اُتھ گون مکانی ہو  
 عین تھیوے باہو ، ستر وحدت سُبحانی ہو

☆☆☆

اللہ صبحی کیتو سے جس دم چمکیا عشق اگوہاں ہو  
 رات دنہیاں دے تا تکھیرے کرے اگوہاں سوتہاں ہو  
 اندر بھائیں ، اندر بالن ، اندر دے وچ دھوہاں ہو  
 شہ رگ تھیں رب نیڑے لڈھا جد عشقے کیتا سوتہاں ہو

☆☆☆

ایہ دنیا رن حیض پلیتی ، کیتی مل مل دھوندے ہو  
 دنیا کارن عالم فاضل ، گوشے بہ بہ روندے ہو  
 دنیا کارن لوک وچارے ، اک پل سکھ نہ سوندے ہو  
 جہاں چھڈی دنیا باہو ، کدھی چڑھ کھلونڈے ہو

☆☆☆

الف الست؟ سنا دل میرے ، چند پلے! کوکیندی ہو  
 حُب وطن دی غالب ہوئی ، ہک پل سون نہ دیندی ہو  
 قہر پوے اس رہن دنیا ، حق دا راہ مریندی ہو  
 عاشق مول قبول نہ باہو ، زار و زار رویندی ہو

☆☆☆

اوہو نفس اساڈا بیلی نال جو ساڈے سدھا ہو  
 جو کوئی اُس دی کرے سواری نام اللہ اُس لڈھا ہو  
 زاہد عابد آن نوائے ، ٹکڑا دیکھن تھدھا ہو  
 راہ فقر دا مشکل باہو ، گھر نہ سیرا رڈھا ہو

☆☆☆

ازل ابد توں صحی کیتوسے ، دیکھ تماشے گزرے ہو  
 چوداں طبق دِلے دے اندر ، آتش لایے بحرے ہو  
 جہاں حق نہ حاصل کیجا ، دوہیں جہانیں اُجڑے ہو  
 عاشق غرق ہوئے وِج وحدت ، دیکھ تہاں دے بحرے ہو

☆☆☆

اندر ہوتے باہر ہو ، وِت باہو کتھ لبھیندا ہو  
 ہو دا داغ محبت والا ، ہر دم پیا سڑیندا ہو  
 جھے ہو کرے رُشنائی ، چھوڑ اندھیرا ویندا ہو  
 دوئیں جہان غلام اُس باہو ، جو ہو صحی کریندا ہو

☆☆☆

اڈھی لعنت دنیا تائیں ، ساری دنیا واراں ہو  
 جیں راہ صاحب خرچ نہ کیتی ، لین غضب دیاں ماراں ہو  
 پیواں کولوں پُت کوہاوے ! بھٹھ دُنیا مکاراں ہو  
 ترک جہاں دُنیا تھیں ، کیتی لین باغ بہاراں ہو

☆☆☆

ایہ دنیا رن حیض پلیتی ، ہر گز پاک نہ تھیوے ہو  
 جیں فقر گھر دنیا ہووے ، لعنت تِس دے جیوے ہو  
 حُب دنیا دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچوے ہو  
 سہ طلاق دُنیا نوں دیے ، جیکو سچ پچھیوے ہو

☆☆☆

ایمان سلامت ہر کوئی منگے ، عشق سلامت کوئی ہو  
 منکن ایمان شرماون ، عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہو  
 جس منزل نوں عشق پچاوے ، ایماں خبر نہ کوئی ہو  
 عشق سلامت رکھیں باہو ، دیاں ایمان دھروئی ہو

☆☆☆

ایہ تن میرا پشماں ہووے ، مرشد دیکھ نہ رجاں ہو  
 لوں لوں وے مڈھ لکھ لکھ پشماں ، ہک کھولاں ہک کجاں ہو  
 آیتاں ڈٹھیاں صبر نہ آوے ہور کتے ول بھجاں ہو  
 مرشد دا دیدار ہے مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

☆☆☆

اندر وچ نماز اساڈی ہکے جانتیوے ہو  
 نال قیام زکوع سجدے کر تکرار پڑھیوے ہو  
 ایہ دل ہجر فراقوں سرڈا ، ایہ دم مرے نہ جیوے ہو  
 سچا راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم والا جس وچ رب لہھیوے ہو

☆☆☆

آکھیں سرخ تے مونہیں زردی ، ہر وتوں دل آہیں ہو  
 مہا مہاڑ خوشبوئی والا پوتہتا ، ونج کداہیں ہو  
 عشق مشک نہ چھتے رہندے ، ظاہر تھیں اٹھائیں ہو  
 نام فقیر تنہاں دا باہو ، جن لامکانی جائیں ہو

☆☆☆

اندر کلمہ قُلْ قُلْ کر دا ، عشق سکھائے کلمات ہو  
 چوداں طبق کلمے اندر ، چھڈ کتاباں علمات ہو  
 کانے کپ کپ قلم بناون ، لکھ نہ سکن قلمات ہو  
 کلمہ مینوں پر پڑھایا ، ذرا نہ رہیاں المات ہو

☆☆☆

ایہ تن رب تچے دا جُڑہ پا فقیرا جھاتی ہو  
 نہ کر مینت خواج خضر دی اندر تیں حیاتی ہو  
 شوق دا دیوا بال انھیرے ، لہمی دست کھڑاتی ہو  
 مرن تھیں اگے مر رہے جہاں ، حق دی رمز چھاتی ہو

☆☆☆

ایہ تن رب تچے دا جُڑہ ، کھڑیاں باغ بہاراں ہو  
 وچے گوزے ، وچ مصلے ، سجدے دیاں ہزاراں ہو  
 وچے کعبہ ، وچے قبلہ ، اِلَّا اللہ پکاراں ہو  
 کابل مرحد ملیا باہو ، آپے لبسی ساراں ہو

☆☆☆

اوجھڑ جھل تے مارو بیلا جھے جان آئی ہو  
 جس کدھی نوں ڈھاہ ہمیشاں، آج ڈھٹھی کل ڈھائی ہو  
 نئیں جہاں دے دے سرہانڈی، سکھ نہ سوندے راہی ہو  
 پانی، ریت جے ہون اکٹھے، بنی نہ بچدی کائی ہو

☆☆☆

آپ نہ طالب ہیں کہیں سے لوکاں طالب کردے ہو  
 چانوں کھیلپاں کردے سیپاں قہرتوں ناہیں ڈردے ہو  
 عشق مجازی تلکن بازی پر اڈلے دھردے ہو  
 اوہ شرمندے ہون باہو، اندر روز حشر دے ہو

☆☆☆

اندر بھی ہو باہر بھی ہو، باہو کتھاں بھوے ہو  
 سے ریاضت کر کراہاں خون جگر دا پیوے ہو  
 لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانش مند سو پوے ہو  
 نام فقیر تہیدا باہو قبر جہاں دی جیوے ہو

☆☆☆

الف اللہ چنے دی بوٹی من وچہ مرشد لاندہ ہو  
 جس گت اتے سوہنا راضی اوہو گت سکھاندہ ہو  
 ہر دم آپ اٹھاندہ سوہنا ، ہر دم آپ بہاندہ ہو  
 آپ سمجھ سمجھیدا باہو ، آپ آپے بن جاندا ہو

☆☆☆

باہو باغ بہاراں کھڑیاں ، نرگس ناز شرم دا ہو  
 دل وچ کعبہ صحیح کیتو سے پاکوں پاک پریم دا ہو  
 طالب طلب طواف تمامی حُب حضور حرم دا ہو  
 گیا حجاب تھیو سے حاجی بخشش راہ کرم دا ہو

☆☆☆

بے بغدادی کیا نشانی ، اچیاں ملیاں چیراں ہو  
 تن من میرا پڑے پڑے ، جیوں درزی دیاں لیراں ہو  
 لیراں دی گل کفنی پاساں ، راساں سنگ فقیراں ہو  
 شہر بغداد دے ٹکڑے منکساں ، کرساں ”میراں میراں“ ہو

☆☆☆

بے بغدادی ونج کراہاں ، سودا نے کتو سے ہو  
 رتی عقلاں دی کراہاں غم دا بھار گھدو سے ہو  
 بھار بھیرا منزل چوکی اوڑک ونج پتو سے ہو  
 ذات صفات صحی کتو سے فیر جمال لدھو سے ہو

☆☆☆

باجھ حضوری نہیں منظوری ، پڑہن بانگ صلاتاں ہو  
 روزے ، نفل ، نماز گزارن ، جاگن ساریاں راتاں ہو  
 باجھوں قلب حضور نہ ہووے ، کڈھن سے زکاتاں ہو  
 باجھ فنا رب حاصل ناہیں ، نہ تاثیر جماتاں ہو

☆☆☆

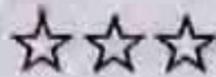
بے ادباں نہ سارا ادب دی ، گئے ادب تھیں وانجے ہو  
 جیہڑے ہون مٹی دے بھاٹڈے ، کدیں نہ تھیون کانجے ہو  
 جیہڑے مڈھ قدیم دے کھیڑے کدیں ، نہ ہوندے رانجھے ہو  
 جیں حضور نہ منگیا باہو ، دوئیں جہانیں وانجے ہو

☆☆☆

بے بزرگی وہین لڑھائیے کرے رنج مُکالا ہو  
 ”لا الہ“ گل گہنا مڑھیا ، مذہب کیہ لگدا سالا ہو  
 اِلَّا اللہ گھر میرے آیا ، آن اٹھایا پالا ہو  
 آساں پیالہ نِضروں پیتا ، آب حیاتی والا ہو



بے بسم اللہ اسم اللہ دا ، ایہ بھی گہنا بھارا ہو  
 نال شفاعت سرورِ عالم ، چھٹھی عالم سارا ہو  
 حدوں وڈھ درود نبی ﷺ نوں جیندا ایڈ پھارا ہو  
 میں قربان تنہاں تھیں باہو ، ملیا نبی ﷺ سوہارا ہو



بنتھ چلایا طرف زمیں دے ، عرشوں فرش نکایا ہو  
 گھر تھیں ملیا دیس نکالا ، لکھیا جھولی پایا ہو  
 روہ نی دنیا ، نہ کر جھیرا ، ساڈا دل گھبرایا ہو  
 اس پردیسی وطن دُوراڈا ، دم دم الم سوایا ہو



بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے الف نہ پڑھیا کتے ہو  
 جیں پڑھیا تس شوہ ٹوں لدھا جاں پڑھیا گجھ تے ہو  
 چوڈاں طبق کرن رُشنائی ، انھیاں گجھ نہ دتے ہو  
 باجھ وصال اللہ دے باہو ، سبھ کہانے قصے ہو

☆☆☆

بے بہتی میں او گنہاری ، لاج پئی گل اُس دے ہو  
 پڑھ پڑھ علم کرن تکبر ، شیطان جیسے اُتھ مُسدے ہو  
 لکھتاں نوں بھو دوزخ والا ، ہک بہشتوں رُسدے ہو  
 عاشق دے گل چھری ہمیشہ ، یار دے اگے گُسدے ہو

☆☆☆

پڑھ پڑھ علم رجھاون لوکیں ، کیا ہو یا اس پڑھیاں ہو  
 ہرگز مکھن مول نہ آوے پھٹے ، وُدھ دے کڑھیاں ہو  
 آکھ چندورا ہتھ کیہ آیا ایس انگوری پھڑیاں ہو  
 ہک دل خستہ راضی رکھیں ، لکھیں عبادت و رہیاں ہو

☆☆☆

پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبر ، مٹاں کرن وڈائی ہو  
 گلیاں دے ویچ پھرن نمالے ، بغل کتاباں چائی ہو  
 جتھے ویکھن چنگا چوکھا ، پڑھن کلام سوائی ہو  
 دوہیں جہانیں مُٹھے جہاں کھادی ویچ کمائی ہو

☆☆☆

پڑھ پڑھ علم شیخ سداون ، کرن عبادت دوہری ہو  
 اندر جھگی پی لٹیوے ، تن من خبر نہ موری ہو  
 مولا والی ، سدا سُکھالی ، دل توں لاه تکوری ہو  
 رب تنہاں نوں حاصل ، جہاں جگ نہ کیستی چوری ہو

☆☆☆

پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے بھارے ہو  
 حرف اک عشق دا پڑھ نہ ، جان بھلے پھرن وچارے ہو  
 اک نگاہ بے عاشق ویکھے ، لگھ ہزاراں تارے ہو  
 لگھ نگاہ جے عالم ویکھے کسے کڈھے چاہڑے ہو  
 عشق عقل ویچ منزل بھاری سیاں ، کوہاں دے پاڑے ہو  
 جہاں عشق خرید نہ کیتا ، دوہیں جہانیں مارے ہو

☆☆☆

پڑھیا علم تے ودھی مغروری ، عقل بھی گیا تلوہاں ہو  
 بھلاّ راہ ہدایت والا ، نفع نہ کیتا دوہاں ہو  
 سر دیتیاں جے سر ہتھ آوے ، سودا ہار نہ توہاں ہو  
 وڑیں ہزار محبت والے ، رہبر لے کے سوہاں ہو

☆☆☆

پاک پلّیت نہ ہوندے توڑے رہندے وچ پلّیتی ہو  
 وحدت دے دریا اُچھلے ، ہک دل صحی نہ کیتی ہو  
 ہک بُتخانے واصل ہوئے ، ہک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ہو  
 فاضل چھوڑ فضیلت بیٹھے عشق نماز جاں نیتی ہو

☆☆☆

پیر ملے تے پیڑ نے جاوے ، نال اُس ”پیر“ کیہ دھرنا ہو  
 مرشد ملیاں رُشد نہ من نون ، اوہ مرشد کیہ کرنا ہو  
 جس ہادی تھیں نہیں ہدایت ، اوہ ہادی کیہ پھڑنا ہو  
 سر دیتیاں حق حاصل ہووے ، موتوں مول نہ ڈرنا ہو

☆☆☆

پاٹا دامن ہو یا پُرانا ، کچرک سیوے درزی ہو  
 حال دا محرم کوئی نہ ملیا ، جو ملیا سو غرضی ہو  
 باجھ مُرتی کسے نہ لَدھی ، کجھی رمز اندر دی ہو  
 او سے راہ وِل جائے باہو ، جس تھیں خلقت ڈردی ہو

☆☆☆

پنچے محل ، پنجاں وِج چانن ، دیوا کت وِل دھریے ہو  
 پنچے مہر ، پنچے پٹواری ، حاصل کت وِل بھریے ہو  
 پنچ امام تے پنچے قبلے ، سجدہ کت وِل کریے ہو  
 جے صاحب سر منگے باہو ، ہرگز ڈھل نہ کریے ہو

☆☆☆

ترک دنیاوی تائیں ہوسی ، جد فقر ملیسی خاصا ہو  
 تارکِ دنیا تاں ہوسی ، جد ہتھ پکڑیسی کاسا ہو  
 دریا وحدت نوش کیتو سے ، آجاں بھی جی پیاسا ہو  
 راہ فقر رت ہنجھو روون ، لوکاں بھانے ہاسا ہو

☆☆☆

تہ نہ توکل والا ہو ، مردانے ترے ہو  
 جس دکھ تھیں سکھ حاصل ہووے ، اُس تھیں مول نہ ڈریے ہو  
 مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا آیات او سے دل دھریے ہو  
 بے پرواہ درگاہ اوہ باہو ، رو رو حاصل بھریے ہو

☆☆☆

تن میں یار دا شہر بنایا ، دل وچ خاص محلہ ہو  
 آن آلہ دل دستوں کیتی ، ہوئی خوب تسلہ ہو  
 سبھ کجھ مینوں پیا سنیوے ، جو بولے اللہ ہو  
 دردمنداں ایہ رمز پچھاتی ، بے درداں سر کھلہ ہو

☆☆☆

توڑے تنگ پرانے ہون ، گجھے رہن نہ تازی ہو  
 مار نقارہ دل وچ وڑیا ، کھیڈ گیا اک بازی ہو  
 مار دلاں نوں جوں وتو ، جدوں تنکے نین نیازی ہو  
 انہاں نال کیہ تھیا ، جہاں یار نہ رکھیا راضی ہو

☆☆☆

تسبیح دا تُوں کسی ہو یوں ، ماریں دم ولتیاں ہو  
 دل دا منکا ہک نہ پھیریں ، گل پائیں پنج ویہاں ہو  
 دین گیاں گل گھوٹو آوے ، لہن گیاں ٹھٹ شہتیاں ہو  
 پتھر چت جہاں دا اوتھے ، ضائعاً و سنا مینہاں ہو

☆☆☆

تدوں فقر شتابی دا ، جان عشق وچ ہارے ہو  
 عاشق شینہ ، نفس مری ، جاں جاناں توں وارے ہو  
 خود نفسی چھڈ ہستی تھیرے ، لاه سروں بھ ہارے ہو  
 مویاں باجھ نہ حاصل تھیدا ، سے سے ساگ اتارے ہو

☆☆☆

توں تاں جاگ نہ جاگ فقیرا ، لوڑین انت جگایا ہو  
 اکھیں میٹیاں دل نہ جاگے ، جاگے مطلب پایا ہو  
 ایہ نکتہ جد پختہ ، کیتا ظاہر آکھ سنایا ہو  
 میں تاں مٹلی ویندی باہو ، مرشد راہ وکھایا ہو

☆☆☆

توں تاں جاگ تاں جاگ فقیرا، نت نون لوڑ جگایا ہو  
 اکھیں میٹیاں تاں دل جاگے، جاگے مطلب پایا ہو  
 ایہہ نکتہ جد کیتا پختہ، ظاہر آکھ ستایا ہو  
 میں بھلی ویندی ساں باہو، مرشد راہ دکھایا ہو

☆☆☆

ثابت صدق تے قدم اگیرے، تاہیں رب لہیوے ہو  
 لوں لوں دے وچہ ذکر اللہ دا، ہر دم پیا پڑھیوے ہو  
 ظاہر باطن عین عیانی، ہو ہو پیا سنیوے ہو  
 نام فقیر تہاں دا باہو، قبر جہاں دی جیوے ہو

☆☆☆

ثابت عشق جہاں میں لڈھا، ترٹی چوڑ کیتی ہو  
 تاں اوہ صوفی، تاں صافی، تاں سجدہ کرن مستی ہو  
 خالص نیل پرانے تے نہیں، چڑھا رنگ کچھٹھی ہو  
 قاضی آن شرع دل باہو، عشق نماز نہ نیتی ہو

☆☆☆

جو دل منگے ہووے ناہیں ، ہووَن رہیا پریرے ہو  
دوست نہ دیوے دل دا داڑو، عشق نہ واگاں پھیرے ہو  
اس میدانِ محبت دے وِچ ملدے ، تا تکھیرے ہو  
میں قربان تہاں تُوں باہو، جنھ رکھیا قدم اگیرے ہو

☆☆☆

جے تُوں چاہیں وحدت رب نل مل ، مرشد دیاں تلیاں ہو  
مرشد لطفوں کرے نظارہ ، گل تھیون سبھ کلیاں ہو  
انہاں وِچ اک لالہ ہوسی ، گل نازک گل پھلیاں ہو  
دوہیں جہانیں مُٹھے ، جہاں سنگ کیتا دو ولیاں ہو

☆☆☆

جیم، جس اَلف مطالعہ کیتا، بے ادب دا باب نہ پڑھدا ہو  
چھوڑ صفاتی ، لدھیوس ذاتی ، عامی دُور چا کردا ہو  
نفس اتارہ کترا جانے ، ناز نیاز نہ دھردا ہو  
کیا پرواہ تہاں تُوں ، جہاں گھاڑو لدھا گھردا ہو

☆☆☆

جیں دلِ عشق خرید نہ کیا سو دلِ سخت نبختی ہو  
 ازل استاد نے سبق پڑھایا ، ہتھ دِس دلِ سختی ہو  
 برسرا آیاں دم نہ ماریں ، جاں آوے برسختی ہو  
 پڑھ توحید ہو واصل باہو ، سبق پڑھیوے وقتی ہو

☆☆☆

جیں دلِ عشق خرید نہ کیا ، سو دلِ درد نہ پھٹی ہو  
 جیں دلِ عشق حضور نہ منگیا ، سو درگاہوں سٹی ہو  
 اُس دلِ تھیں سنگ پتھر چنگے ، جس دلِ غفلت اٹی ہو  
 ملیا دوست نہ انہاں جہاں ، چوڑ نہ کیتی ترٹی ہو

☆☆☆

جیں دلِ عشق خرید نہ کیا ، سو دلِ درد نہ جانے ہو  
 نخرے خلعے ہر کوئی آکھے ، کوئی نہ کہے مردانے ہو  
 گلیاں وچ پھرن ہر ویلے ، ڈھور ڈنگر ویرانے ہو  
 مردنمرد تے کھلسن تاں ، جد عاشق نھسن گانے ہو

☆☆☆

جیں ڈینہ دائیں در تندیے تے ، سجدہ صحی جا کیتا ہو  
 اُس ڈینہ دائیں فدا اُتھائیں ، بیا دربار نہ لیتا ہو  
 سر دیون سر آکھن ناہیں ، شوق پیالہ پیتا ہو  
 میں قربان تہاں توں ، جہاں عشق سلامت کیتا ہو

☆☆☆

جو پاکی بن عشق ماہی ، سو پاکی اک جان پلیتی ہو  
 ہک بختانیں واصل ہوئے ، اک خالی رے مسیتی ہو  
 عشق دی بازی تہاں لئی ، جہاں سریوں ڈھل نہ کیتی ہو  
 ہرگز دوست نہ ملیا جس نے ، تڑٹی چوڑ نہ کیتی ہو

☆☆☆

جو دم غافل سو دم کافر ، مرشد ایہ پڑھایا ہو  
 سُنیا سخن گیاں کھل آکھیں ، چت مولا ول لایا ہو  
 کیتی جان حوالے رب دے ، ایسا عشق کمایا ہو  
 مرن تھیں اگے مر گئے باہو ، تاں مطلب توں پایا ہو

☆☆☆

جتھے رتی عشق وِکے ، اُتھ مُول ایمان نہ ڈھیوے ہو  
 کُتب کتاباں ، وِرد وِظیفے ، اُوتر چا کچھوے ہو  
 باجھوں مرشد کجھ نہ حاصل ، راتیں جاگ پڑھیوے ہو  
 مرئے مرن تھیں اُگے باہو ، تاں رب حاصل تھیوے ہو



جنگل دے وِچ شیر مریلا ، باز پوے وِچ گھر دے ہو  
 عشق جیہا صراف نہ کوئی ، کھوٹ نہ چھڈے رزدے ہو  
 عاشق نیندر بھکھ نہ کوئی ، عاشق مُول نہ مردے ہو  
 عاشق سوئے جیندے جیہڑے ، رب اُگے سر دھردے ہو



جہاں عشق حقیقی پایا ، مونہوں نہ الاؤن ہو  
 ذکر فکر وِچ رہن ہمیشاں ، دم توں قید لگاؤن ہو  
 نفسی قلبی رُوحی سِرّی ، اُخفی خفی کماؤن ہو  
 میں قربان جہاں توں ، جیہڑے ہکس نگر چواؤن ہو



چیندے کیہ جانن سار مویاں دی ، سو جانے جو مردا ہو  
 قبراں دے وِج اَن نہ پانی ، خرچ لوڑیندا گھردا ہو  
 اک وِچھوڑا ماں پیو بھائیاں ، بیا عذاب قبر دا ہو  
 واہ نصیبہ اوہندا جیہڑا ، وِج حیاتی مردا ہو



جیوندیاں مر رہنا ہے تاں ، ویس فقیراں پہنّے ہو  
 جے کوئی سُنّے گدڑ گُوڑا ، وانگ اُرُوڑی رہنّے ہو  
 جے کوئی دیوے گالہاں مے ، اُس نوں جی جی کہنّے ہو  
 گلّہ اُلاہاں مھنڈی جُواری ، یار دے پاروں سہنّے ہو  
 قادر دے ہتھ ڈور اساڈی ، جیوں رکھے تیوں رہنّے ہو



جے رب نہاتیاں دھوتیاں ملدا ، ملدا اڈواں مچھتیاں ہو  
 جے رب ملدا مون منایاں ، ملدا بھیدال سستیاں ہو  
 جے رب جتیاں ستیاں ملدا ، ملدا اڈانڈاں خستیاں ہو  
 رب اُنہاں نوں ملدا باہو ، نیٹاں جہاں اچھیاں ہو



جہاں شوہ اِلْف تھیں پایا ، اوہ قرآن نہ پڑھدے ہو  
 مارن دم محبت والا ، دُور ہو یو نہیں پردے ہو  
 دوزخ بہشت غلام تہاں دے ، چا کیتے نہیں بردے ہو  
 میں قربان تہاں دے جیہڑے ، وحدت دے وِچ وڑدے ہو



جے کر دینِ علم وچہ ہوندا ، سر نیزے کیوں چڑھدے ہو  
 اٹھاراں ہزار جو عالم آہا آگے ، حسین دے مردے ہو  
 جے ملاحظہ سرور کردے ، تاں خیمے کیوں سڑدے ہو  
 جیکر من دے بیعت رسولی پانی ، کیوں بند کردے ہو  
 صادق دین تہاں دے باہو ، جو سر قرباں کردے ہو



جد دا مرشد کاسہ وِڑا تہ دی بے پرواہی ہو  
 کیہ ہو یا جے راتیں جاگے ، مرشد جاگ نہ لائی ہو  
 راتیں کریں عبادت دینہ ، بتدیا کریں پرائی ہو  
 گوڑا تخت ہے دنیا باہو ، فقر چھی پتھاسی ہو



جب لگ خودی کریں خود نفسوں تب لگ رب نہ پاویں ہو  
 شرط فنا نوں جانیں ناہیں ، اسم فقیر رکھاویں ہو  
 موے باجھ نہ سوہندی الٹی ، ایویں گل وچ پاویں ہو  
 نام فقیر تداں ہی سوہندا ، جے جیوندا مر جاپوں ہو

☆☆☆

جل جلیندے جنگل بھوندے ، ہکا گل نہ پکی ہو  
 چلیے مکے حج گزارن ، دل دی دوڑ نہ ڈگی ہو  
 تریے روزے ، پنج نمازاں ، ایہ بھی پڑھ پڑھ تھکی ہو  
 سکھے مراداں حاصل ہوئیاں ، نظر مہر دی تنگی ہو

☆☆☆

جاں جاں ذات نہ تھیوے باہو، تاں کم ذات سد یوے ہو  
 ذاتی نال صفاتی ناہیں ، تاں تاں حق لہیوے ہو  
 اندر بھی ہو ، باہر بھی ہو ، باہو کتھے لہیوے ہو  
 جس اندر حُب دنیا باہو ، اُوہ فقیر نہ تھیوے ہو

☆☆☆

جس دل اسم اللہ دا چمکے ، عشق بھی کر دا پتے ہو  
 بھا کستوری چھیدے ناہیں ، دے رکھے سے پتے ہو  
 انگلیں کچھے ویہہ ناہیں چھپدے ، دریا ہندے ٹھلے ہو  
 اسیں او سے وچہ اوہ وچہ باہو ، یاراں یار سوتے ہو

☆☆☆

چڑھ چتاں توں کر رُشنائی ، ذکر کریندے تارے ہو  
 گلیاں دے وچ پھرن نمانے ، لالاں دے ونجارے ہو  
 شالا کوئی نہ تھئے مسافر ، لگتھ جہاں توں بھارے ہو  
 تاڑی مار اڈا نہ سانوں اسیں آپے اڈنہارے ہو

☆☆☆

چڑھ چتاں توں کر رُشنائی ، کیہ جانا اے تیرا ہو  
 تیرے جیے جن چڑھدے بھانویں ، بجاں باجھ ہنیرا ہو  
 جتھے جن اساڈا اُتھے ، قدر نہیں کجھ تیرا ہو  
 جس دے کارن جنم گویا یار ، ملے اک پھیرا ہو

☆☆☆

حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبر ، مٹاں کرن وڈائی ہو  
 ساون ماہ دے بدلاں وانگوں ، پھرن کتاباں چائی ہو  
 جتھے دیکھن چنگا چوکھا ، پڑھن کلام سوائی ہو  
 دوئیں جہانیں مٹھے جہاں کھادی ، ویج کمائی ہو

☆☆☆

خام کیہ جانن سار فقر دی محرم ، ناہیں دل دے ہو  
 آب مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی ، بھانڈے گل دے ہو  
 قدر کیہ جانن لال جواہر ، جو سوداگر بیل دے ہو  
 سو ایمان سلامت وین ، جو بھج فقراں ملدے ہو

☆☆☆

دل دریا سمندروں ڈونگھے ، گون دلاں دیاں جانے ہو  
 وپے بیڑے ، وپے جھیرے ، وپے ونجھ مہانے ہو  
 چوداں طبق دلے دے اندر ، تنبو وانگ گانے ہو  
 جوئی دل دا محرم ہووے ، سوئی رب پچھانے ہو

☆☆☆



دل کالے توں مکالا چرنگا ، جے کوئی اس نوں جانے ہو  
منہ کالا دل اچھا ہووے ، تاں دل یار پچھانے ہو  
ایہ دل یار دے پچھے ہوئے تاں ، یار دی کدی پچھانے ہو  
عالم چھوڑ مسیتاں نٹھے ، جد لگے نین ٹکانے ہو

☆☆☆

دل تے دفتر وحدت والا دائم کریں مطالعیا ہو  
ساری عمراں پڑھدیاں گزری ، جھلاں دے وچ جالیا ہو  
اگو اسم اللہ دا رکھیں ، ایہو سبق کما لیا ہو  
دوئیں جہان غلام تہہاں دے ، جیں دل رب سنبھالیا ہو

☆☆☆

درد اندر دا اندر ساڑے ، باہر کراں تاں گھائل ہو  
حال آساڈا کیویں جانن ، جو دنیا تے مائل ہو  
بحر سمندر عشقے والا ، ہر دم رہندا حائل ہو  
پہنچ حضور آسان نہیں ، آساں نام ترے دے سائل ہو

☆☆☆

درد منداں دے دھوئیں ڈھکھدے ، ڈردا کوئی نہ سیکے ہو  
 انھہ ڈھوئیاں دے تا تکھیرے ، محرم ہوئے تاں سیکے ہو  
 چھک شمشیر کھلا سر اُتھے ، ترس پوس تاں تھیکے ہو  
 سر پر سوہرے ونجناں کڑیے ، سدا نہ رہنا پیکے ہو



درد منداں دا خون جو پیندا ، پرہوں باز مریلا ہو  
 چھاتی دے وچ کئیس ڈیرا ، شیر بیٹھا مل بیلا ہو  
 ہاتھی مست سندھوری وانگوں ، کردا پیلا پیلا ہو  
 پیلے دا وسواس نہ کیجئے ، پیلے باجھ نہ میلا ہو



دین تے دنیا سکتیاں بھیناں ، عقل نہیں سمجھیندا ہو  
 دونویں وچ نکاح ہلی دے ، شرع نہیں فرمیندا ہو  
 چویں اگ تے پانی تھاں ، اک واسا نہیں کریندا ہو  
 دوئیں جہانیں مٹھا جیہڑا ، دعویٰ گوڑ کریندا ہو



دُنیا گھار منافق دے یا گھر کافر دے سوہندی ہو  
 نقش نگار کرے جیوں کردی عورت سوہنے منہ دی ہو  
 بجلی وانگ کرے لشکارے ، سر دے اتوں جھوندی ہو  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی سل وانگوں ، ویہندیاں راہ کوہندی ہو

☆☆☆

دنیا ڈھونڈن والے گتے ، در در پھرن حیرانی ہو  
 ہڈی اُتے ہوڑ تنہاں دی ، لڑدیاں عمر وہانی ہو  
 عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن ، پیون لوڑن پانی ہو  
 باجھوں ذکر ربے دے باہو ، گوڑی رام کہانی ہو

☆☆☆

دودھ تے دہی ہر کوئی رڑکے ، عاشق بھارڑ کیندے ہو  
 تن چٹورا من مدھانی ، آپیں نال ہلیندے ہو  
 دکھاں دانیترا ، کڈھے لِسکارے ، غماں دا پانی پیندے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا باہو ، جیہڑے ہڈاں توں مکھن کڈھیندے ہو

☆☆☆

دردمنداں دیاں آہیں کولوں ، پتھر پہاڑ دے جھڑ دے ہو  
 دردمنداں دیاں آہیں توں ، بھج مانگ زمیں وچ وڑ دے ہو  
 دردمنداں دیاں آہیں توں آسمانوں تارے جھڑ دے ہو  
 دردمنداں دیاں آہیں کولوں ، عاشق مول نہ ڈردے ہو

☆☆☆

دال ، دلیلاں چھوڑ وجودوں ہو ہشیار فقیرا ہو  
 نبھ توکل پنچھی اڈ دے ، پلے خرچ نہ زیرا ہو  
 روزی روز اڈ کھان ہمیشہ ، نہ کردے نال ذخیرا ہو  
 مولا رزق چچا دے باہو ، جو پتھر وچ کیرا ہو

☆☆☆

دل بازار تے منہ دروازہ ، سینہ شہر ڈسیندا ہو  
 روح سوداگر ، نفس ہے رہزن ، حق دا راہ مریندا ہو  
 جاں توڑی ایہہ نفس نہ ماریں ، تاں ایہہ وقت کھڑیندا ہو  
 کردا ضائع ویلا باہو ، جاں نوں تاک مریندا ہو

☆☆☆

ذاتے نال نہ ذاتی رلیا ، سو کم ذات سد یوے ہو  
 نفس گنتے ٹوں نچھ کراہاں ، قیما قیم کچوے ہو  
 ذات صفاتوں مہنا آوے ، ذاتی شوق نہ پیوے ہو  
 نام فقیر تہاں دا باہو ، قبر جہاں دی جیوے ہو



ذکر فکر سب ارے اریرے جان فدا نہ فانی ہو  
 فدا فانی تہاں ٹوں حاصل جو وسن لامکانی ہو  
 فدا فانی ہن اوہی جہاں چکھی عشق دی کانی ہو  
 دوہیں جہانیں تہاں دے مٹھے یار نہ ملیا جانی ہو



ذکر کٹوں کر فکر ہمیشہ ایہہ تکھا تلواروں ہو  
 کڈھن آہیں ، جان جلاون ، فکر گرن اسراروں ہو  
 فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے ، پٹے مڈھ پہاڑوں ہو  
 حق دا کلمہ آکھیں باہو ، بچیں فخر دی ماروں ہو



راہ فقر دا پرے پریرے ، اوڑک کوئی نہ وئے ہو  
 نہ اُتھ علم ، نہ پڑھن پڑھاون ، نہ اُتھ مسلے قصے ہو  
 ایہہ دنیا ہے بت پرستی ، مت کوئی اس تے وئے ہو  
 موت فقیری جیں سر آوے ، معلم تھیوے تے ہو

☆☆☆

راتیں رتی نیند نہ آوے ، دنہاں رہے حیرانی ہو  
 عارف ذی گل عارف جانے ، کیا جانے نفسانی ہو  
 کریں عبادت پچھوتائیں ، ضائعاً گئی جوانی ہو  
 حق انہاں نوں حاصل ، ملیا پیر جیلانی ہو

☆☆☆

راتیں غن رت ہنچھو روون ، دنہاں غمزہ غم دا ہو  
 پڑھ توحید گیا تن اندر ، سکھ آرام نہ سدا ہو  
 سر سولی تے چاٹنکوی نہیں ، ایہا راز پریم دا ہو  
 سدھا ہو کوہیوے باہو ، قطرہ رہے نہ غم دا ہو

☆☆☆

رات اندھیری کالی دے وِج ، عشق چراغِ جلاندا ہو  
 جیندی سِک کنوں ، دل نیوے توڑے نہیں ساندا ہو  
 اوجھر جھل تے ماڑو بیلے ، دم دم خوفِ شہدیاں دا ہو  
 تھل جل جنگل گئے جھکیندے ، کال نینہ جہاں دا ہو



رے ، رحمت اُس گھر وِج وئے ، جتھے ملدے دیوے ہو  
 عشق ہوئی چڑھ گئی فلکیں ، کتھے جہاز گھتیوے ہو  
 عقل فکر دی بیڑی توں ، چا پہلے پور بڑیوے ہو  
 ہر جا جانی وئے باہو ، جت ول نظر کچھوے ہو



روزے ، نفل ، نمازاں ، تقویٰ ، سھو کم حیرانی ہو  
 لہنہ گلئیں رب حاصل ناہیں ، خود خوانی خود رانی ہو  
 قدیم ہمیش جلیندا ملیو ، سو یار نہ جانی ہو  
 ورد وظیفے مٹھت رہسی جد ، باہو ہوسی فانی ہو



زے زبانی ہر کوئی پڑھدا ، دل دا کلمہ کوئی ہو  
 جتھے کلمہ دل دا پڑھے، ملے زبان نہ ڈھوئی ہو  
 دل دا کلمہ عارف پڑھدے ، جانے کیا گلوئی ہو  
 کلمہ مینوں پر پڑھایا ، سدا سہاگن ہوئی ہو



زاہد زہد کماندے تھکے ، روزے ، نفل ، نمازاں ہو  
 عاشق غرق ہوئے وچ وحدت ، نال محبت رازاں ہو  
 مکھی شہد وچ قید ہوئی ، کیہ اڈسی نال شہبازاں ہو  
 جہاں مجلس نال نبی ، اوہ صاحب راز نیازاں ہو



سبق صفائی سوئی پڑھدے ، جووت ہے نیں ذاتی ہو  
 علموں علم انہاں نوں ہویا ، اصلی تے ثباتی ہو  
 نال محبت نفس کٹھونیں ، کڈھ قضا دمی کاتی ہو  
 بہرہ خاص انہاں نوں ، جہاں لڈھا آب حیاتی ہو



سوز کنوں تن سڑیا سارا ، دکھاں ڈیرے لائے ہو  
 کوئل وانگ کوکیندی وتاں ، مولا مینہ ورسائے ہو  
 بول پیہا رت ساون آئی ، ونجے نہ ون اضافے ہو  
 ثابت صدق تے قدم اگوہاں ، ایہ گل یار ملائے ہو

☆☆☆

سے روزے ، سے نفل نمازاں ، سے سجدے کر تھکے ہو  
 مکے حج گئے سے واری ، دل دی دوڑ نہ مکے ہو  
 چلے چلے جنگل بھونا ، اس گل تھیں نہ پکے ہو  
 سب مطلب ہو جانبدے حاصل ، پیر نظر اک تگے ہو

☆☆☆

سن فریاد پیراں دیا پیرا ، عرض سنیں گن دہر کے ہو  
 بیڑا اڑیا وچ کپراں ، جتھہ چھ نہ بہندے ڈر کے ہو  
 شاہ جیلاں محبوب سبحانی ، خبر لیو جھٹ کر کے ہو  
 پیر جہاں دا میراں اوہی ، کدھی لگدے تر کے ہو

☆☆☆

سُن فریادِ پیراں دا پیرا ، آکھ سُناواں کہینوں ہو  
 تئیں جیہا مینوں ہو رنہ کوئی ، میں جہیاں لکھاں تیتوں ہو  
 پھول نہ کاغذ بدیاں والے ، ورتوں دھک نہ مینوں ہو  
 میں وِج ایڈ گنہ نہ ہندے توں بخشاندا کہینوں ہو

☆☆☆

سے ہزار تنہاں توں صدقے ، جو بولن نہ پھٹکا ہو  
 لکھ ہزار تنہاں توں صدقے گل کردے جو ہٹکا ہو  
 لکھ کروڑ تنہاں توں صدقے ، نفس رکھن جھٹکا ہو  
 نیل پدم تنہاں توں صدقے ، سون سداون سکا ہو

☆☆☆

سب تعریف کویشر کردے ، کارن در بحر دے ہو  
 شش فلک تے شش زمیناں ، شش پانی اتے تردے ہو  
 چھیاں حرفاندے سخن اٹھاراں ، دو دو معنی دھر دے ہو  
 حق پچھانیوں ناہیں باہو ، پہلے حرف سطر دے ہو

☆☆☆

سینے وِج مقام ہے کہندا ، مرشد گلن سُبھائی ہو  
 ایہو ساہ جو آوے جاوے ، جاوے ہر نہیں شے کائی ہو  
 اس نون اسم الا عظیم آکھن ، ایہو سِر الہی ہو  
 ایہو موت حیاتی باہو ، ایہو بھیت الہی ہو



شور شہرتے رحمت وے ، جتھاں باہو جالے ہو  
 باغبان دے بوٹے وانگوں ، طالب نیت سنبھالے ہو  
 نال نظارے رحمت والے ، کھڑے حضوری ماپے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا ، جو گھر بیٹھے یار وکھالے ہو



شرع دے دروازے اُچے ، راہ فقر دی موری ہو  
 عالم فاضل دین نہ لنگھن ، جو لنگھے سو چوری ہو  
 پُٹ پُٹ اِٹاں وے ، مارن دردمنداں دی کھوری ہو  
 راز ماہی دا جانن عاشق ، کیہ جانے لوک اتھوری ہو



صفت ثناہیں مول نہ پڑھدے ، جو پہتے وِج ذاتی ہو  
 علم عمل انہاں وِج ہووے ، اصلی تے ثباتی ہو  
 نال محبت نفس کٹھونیں ، گھن رضا دی کاتی ہو  
 چوداں طبق دے وِج باہو پا اندر دی جھاتی ہو

☆☆☆

صورت نفس اتارے دی ، کوئی کتا گکر کالا ہو  
 رکھی سنگی کھاندا ناہیں ، منگے چرب نوالا ہو  
 کھتے پاسوں اندر بیٹھا ، دل دے نال سنبھالا ہو  
 ایہ بد تخت ہے بھگتا باہو ، اللہ کرسی نالا ہو

☆☆☆

ضاد ، ضروری نفس کتے ٹوں ، فہا فہم کچوے ہو  
 نال محبت ذکر اللہ دا ، دم دم پیا پڑھیوے ہو  
 ذکر گنوں رب حاصل تھیندا ، ذاتو ذات دسیوے ہو  
 دوہیں جہان غلام جہاں دے ، جہاں ذات لہیوے ہو

☆☆☆

طالب غوث الاعظم والے ، کدے نہ ہوون ماندے ہو  
 جیں دے اندر عشق دی رتی ، رہن سدا گر لاندے ہو  
 جینوں شوق ملن دا ہووے ، لے خوشیاں نت آندے ہو  
 دوئیں جہان حبیب تنہاں ، جو ذاتی اسم کماندے ہو

☆☆☆

طالب بن کے طالب ہوویں ، او سے توں پیا گل تویں ہو  
 لڑتے ہادی دا پھڑ کے ، او ہو توں ہو جاتویں ہو  
 کلے دا توں ذکر کماویں ، کلے نال نہاتویں ہو  
 اللہ تیتوں پاک کرے ، جے ذاتی اسم کماویں ہو

☆☆☆

ظاہر دیکھاں جانی تائیں ، نالے اندر سینے ہو  
 پرہوں ماری پھراں ، میں تے ہسن لوک نہینے ہو  
 دل دے وچوں میں شوہ پایا ، لوکیں جان مدینے ہو  
 کہے فقیر میراں دا باہو ، اندر دلاں خزینے ہو

☆☆☆

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو  
سے ورھیاں دی کرے عبادت ، اللہ کہنوں بیگانہ ہو  
غفلت کٹوں نہ کھلسن پردے ، دل جاہل بُتخانہ ہو  
میں قربان تنہاں توں ، جہاں ملیا یار یگانہ ہو

☆☆☆

عقل فکر دی جا نہ کوئی ، وحدت سر سجمانی ہو  
نہ اُتھ ملاں پنڈت جوشی ، نہ اُتھ علم قرآنی ہو  
جد احمد رحمۃ اللہ علیہ احد وکھالی دتا ، تاں گل ہوئے فانی ہو  
علم تمام کیتو نہیں حاصل ، ٹھپ کتاب آسمانی ہو

☆☆☆

عشق مؤذن دتیاں بانگاں ، کتیں واز پیوسے ہو  
خون جگر وا کڈھ کراہان ، وضو پاک سزیوسے ہو  
سن تکبیر فنائے والی ، مژن محال تھیوسے ہو  
پڑھ تکبیر تھیوسے واصل ، تاہیں شکر کیتوسے ہو

☆☆☆

عاشق پڑھن نماز پر م دی ، جیں وچ حرف نہ کوئی ہو  
 جیہا کیہا نیت نہ سکے ، درد مندے دل ڈھوئی ہو  
 اکھاں نیرے تے خون جگر دا ، وضو پاک سزوی ہو  
 جیہہ ہلے ہونٹھ نہ پھڑکن ، خاص نمازی سوئی ہو



عاشق ہوتے عشق کما ، دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہو  
 سے سے بدیاں ، لکھ الامبے ، جانیں باغ بہاراں ہو  
 چا سولی منصور دتا ، جو واقف کل اسراروں ہو  
 سجدیوں سر نہ چائیے ، توڑے کافر کہن ہزاراں ہو



عاشق عشق ماہی دے کولوں ، کدی نہ تھیون واندے ہو  
 نیند حرام تیہاں تے جیہڑے ، ذاتی اسم کماندے ہو  
 پک پل مول آرام نہ آئے ، رات وئے گر لاندے ہو  
 جہاں الف صحیح کر پڑھیا ، واہ نصیب تیہاں دے ہو



عاشق عشق ماہی دے کولوں ، پھرن ہمیشہ کھیوے ہو  
 جس جیندے جان ماہی دتی ، دوئیں جہاں جیوے ہو  
 شمع چراغ جتھاں دل روشن ، اوہ کیوں بالن دیوے ہو  
 عقل فکر دی پہنچ نہ اوتھے ، فانی فہم کچیوے ہو

☆☆☆

عاشق دا دل موم برابر ، معشوقاں دل کالے ہو  
 طعمہ دے کے خرخر تگے ، جیوں بازاں دے چالے ہو  
 باز وچارہ کیونکر اڈے ، پیریں پئے دوالے ہو  
 جیں دل عشق خرید نہ کیتا ، گیا جہانوں خالی ہو

☆☆☆

عاشقاں ہکو وضو جو کیتا ، روز قیامت تاہیں ہو  
 وچ نماز رکوع سجودے ، رہندے سنجھ صباہیں ہو  
 اتھے اوتھے دوئیں جہانیں ، سبھ فقر دیاں جامیں ہو  
 عرشاں توئے منزل آگے ، پیا کم تتاہیں ہو

☆☆☆

عشق دی بازی ہر جا کھیڈی ، شاہ گدا سلطاناں ہو  
 عالم ، فاضل ، عاقل ، دانے کردا ، چا حیراناں ہو  
 تنبو ٹھوک لتھا وِچ دل دے ، لائیس خلوت خانہ ہو  
 عشق امیر فقیر نیندے ، جانے لوک بیگانہ ہو



عشق محبت دریا دے وِچ ، مردانہ ترے ہو  
 جتھے پون غضب دیاں لہراں ، قدم اتھائیں دھریے ہو  
 اوجھڑ جھنگ بلائیں ، نیلے ویکھ ویکھ نہ ڈریے ہو  
 فقیر تداہیں تھیندا ، جد وِچ طلب دے مرے ہو



عشق اُسانوں لسیاں ہو ، جاتا لتھا مل مُہاڑی ہو  
 نہ سوویں نہ سوون دیوے ، جیویں بال رہاڑی ہو  
 پوہ مانگھیں خربوزے منگے ، میں کت لسیاں واڑی ہو  
 عقل فکر دیاں بھل گھیاں ، جد عشق وجائی تاڑی ہو



عشق جہاں دے ہڈیں رچیا، رہن اوہ چپ چپاتے ہو  
 لوں لوں وچ لکھ زباناں کرن، اوہ گنگی باتے ہو  
 کردے وضو اسم دا جیہڑے، دریا وحدت نہاتے ہو  
 تدوں قبول نمازاں ہوئی، جد یاراں یار پچھاتے ہو

☆☆☆

عاشق سوئی حقیقی جیہڑا، قتل مشوق دے منے ہو  
 عشق نہ چھوڑے، مکھ نہ موڑے، سے تلواریں کھنٹے ہو  
 بت ول دیکھے راز ماہی دا، لگے اوے بنے ہو  
 سچا عشق حسین رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ، سر دیوے راز نہ بھنٹے ہو

☆☆☆

عشق سمندر چڑھیا فلکیں، کت ول جھاز گھتیوے ہو  
 عقل فکر دی ڈونڈی ٹوں، چا پہلے پور بوڑیوے ہو  
 کڑکن کپڑ، پون لہراں، جد وحدت وچ وڑیوے ہو  
 جس مرنے تھیں خلقت وڑدی، عاشق مرے تاں جیوے ہو

☆☆☆

عشق دی بھاہ ، ہڈاں دا بالن ، عاشق بہ سکیندے ہو  
گھت کے جان جگر وچ آرہ ، وکھ کباب تلیندے ہو  
سرگردان پھرن ہر ویلے ، خون جگر دا پیندے ہو  
ہوئے ہزاراں عاشق باہو ، پر عشق نصیب کہیں دے ہو



عشق ماہی دے لایاں اگئیں ، ایہ لکٹیاں کون بچھاوے ہو  
میں کیہ جاناں ذات عشق ، جیہڑا درور چا جھکاوے ہو  
نہ سوویں نہ سوون دیوے ، ستیاں آن جگاوے ہو  
میں قربان تہاں دے جیہڑا ، وچھڑے یار ملاوے ہو



عشق دی گل اوتی ، جیہڑا شرع تھیں دور ہٹاوے ہو  
قاضی چھوڑ قضا میں جاوے ، عشق طمانچہ لاوے ہو  
لوک ایانے متیں دیون ، عاشق مت نہ بھاوے ہو  
مردن محال تہاں نوں ، جہاں صاحب آپ بلاوے ہو



عاشق شوہدے دل کھڑایا ، آپ وی نالے کھڑیا ہو  
 کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں ، سنگ میویاں رلیا ہو  
 عقل فکر دیاں سب بھل گئیاں ، عشقے نال جاں ملیا ہو  
 میں قربان تنہاں تھیں ، جس وچ عشق جوانی پڑھیا ہو

☆☆☆

عشق آسانوں لیتاں جاتا ، کر کر آوے دھائی ہو  
 جت ول دیکھاں عشق دیوے ، خالی جگہ نہ کائی ہو  
 مرشد کامل اوہ ملیا ، جس دل دی تاکی لاہی ہو  
 میں قربان اس مرشد توں ، جس دیا بہیت الہی ہو

☆☆☆

عشق آسانوں لیتاں جاتا ، بیٹھا مار تھلا ہو  
 وچ جگر دے سنھ چا لائیں ، کتیس کم اولا ہو  
 جاں اندر وڑ جھاتی پائیں ، ڈٹھا یار اکلا ہو  
 باجھوں مرشد کامل باہو ، ہوندی نہیں تسلا ہو

☆☆☆

عاشق نیک صلاحیں لگدے تاں، کیوں اجاڑن گھرنوں ہو  
 بال موانا پرہوں والا، لاندے جاں جگر نوں ہو  
 جان جہاں سب بھل گیونیں، لوٹی ہوش صبر نوں ہو  
 میں قربان تہاں توں باہو، خون بخشیا دلبر نوں ہو

☆☆☆

غوث قطب، بن اُرے اُریرے، عاشق جان اگیرے ہو  
 جیہڑی منزل عاشق پہنچن، غوث نہ پاون پھیرے ہو  
 عاشق وچ وصال دے رہندے، لامکانی ڈیرے ہو  
 میں قربان تہاں توں، جہاں ذاتو ذات بسیرے ہو

☆☆☆

فجریں ویلے، اٹھ سویلے، آن کرن مزدوری ہو  
 کانواں الاں، ہکسی گلاں، تریچی رلی چندوری ہو  
 مارن پُچجاں، کرن مشقت، پُٹ پُٹ کڈھ انگوری ہو  
 ساری عمر پٹھیاں گزری، کدی نہ پئی آپوری ہو

☆☆☆

قلب نہ ہلتا تاں کیہ ہویا ، ہویا ذکر زبانی ہو  
 قلبی ، روحی ، مخفی ، سری ، سبھے راہ حیرانی ہو  
 شاہ رگ تھیں نزدیک جو رہندا ، یار نہ ملیا جانی ہو  
 نام فقیر تیہاں دا ، جیہڑے وسن لامکانی ہو

☆☆☆

کلے دی گل تداں پیوسے ، جد گل کھولی ہو  
 چوداں طبق نیں کلے دے ، کیہ جانے خلقت بھولی ہو  
 کلمہ عاشق پڑھدے جتھے ، نور نبی دی ہولی ہو  
 کلمہ سانوں پیر پڑھایا ، جد اُسے توں گھولی ہو

☆☆☆

کلے دی تداں پئی جد ، کلے نوں پھڑیا ہو  
 بے درداں نوں خبر نہ کائی ، دردمنداں گل مڑھیا ہو  
 کفر اسلام دا پتا لگا جد ، بھن جگر وچ وڑیا ہو  
 میں قربان تیہاں توں ، جہاں کلمہ صحی کر پڑھیا ہو

☆☆☆

کلمے دی کل تداں پوی پیاسے ، جد مرشد کلمہ دستیا ہو  
 ساری عمر کفر وچ جالی ، بن مرشد دے دستیا ہو  
 شاہ علی رضی اللہ عنہ شیر اللہ ، وانگ کفر نوں ستیا ہو  
 دل صافی تاں ہووے جے ، کر کلمہ لوں لوں رستیا ہو

☆☆☆

کلمے لگھ کروڑاں تارے ، ولی کہتے سے راہیں ہو  
 کلمے نال بھانے دوزخ ، آگ بلے از گاہیں ہو  
 کلمے نال بہشتیں جانا ، نعمت سنجھ صاحبیں ہو  
 کلمے جیہی نہ نعمت کوئی ، اندر دوئیں سرائیں ہو

☆☆☆

کلمے نال میں نہاتی دھوتی ، کلمے نال ویاہی ہو  
 کلمہ میرا پڑھے جنازہ ، کلمے گور سہائی ہو  
 کلمے نال بہشتیں جانا ، کلمہ کرے صفائی ہو  
 مرن مجال تیہاں نوں ، جہاں صاحب آپ بلائی ہو

☆☆☆

”گن“ خدا نے جد فرمایا ، آساں دی کولے ہاسے ہو  
 ہکے ذات صفات ربے دی ، ہکے جگ ڈھنڈیا سے ہو  
 ہکے لامکاں اسدا ، ہک بت اندر پھاسے ہو  
 نفس شیطان پلیتی کیتی ، اصل پلیت تاں ناسے ہو



کیا ہو یا بت دور گیا ، دل ہرگز دور نہ تھیوے ہو  
 سے کوہاں تے وسدا ، مرشد وچ حضور دسیوے ہو  
 جیں دے اندر عشق رتی ، اوہ بنا شرابوں کھیوے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا باہو ، قبر جہاں دی جیوے ہو



گوک دلامتاں رب سنے ، چادر دردمنداں دیاں آہیں ہو  
 سینہ میرا درویں بھریا ، اندر بھڑکن بھاہیں ہو  
 تیراں باجھ نہ بلن مثالوں ، درواں باجھ نہ آہیں ہو  
 آتش نال یرانے لاکے ، بھمبٹ سڑن کہ ناہیں ہو



کامل مرشد ایسا ہو جو ، دھوبی وانگوں چھٹے ہو  
 نال نگاہ پاک کر لے ، سچی صائون نہ گھتے ہو  
 میکیاں نوں کر دیوے چٹا ، ذرہ میل نہ رکھے ہو  
 ایسا مرشد ہووے جیہڑا ، لوں لوں دے ویج وٹے ہو



کامل مرشد ایسا ہووے ، عمرا چار دہاڑے ہو  
 تھی سوداگر کر لے سودا ، جاں تک ہٹ نہ تاڑے ہو  
 جے جانیں دل ذوق منیسی ، موت مریندی دھاڑے ہو  
 چوراں سادھاں پور چا بھریا ، رب سلامت چاہڑے ہو



گند ظلمات انھیر غباراں ، رہ دہن خوف خطر دے ہو  
 آب حیات منور مکھڑا ، سائے زلف عنبر دے ہو  
 مثل سکندر ڈھونڈن عاشق ، پلک آرام نہ کر دے ہو  
 خضر نصیب جہاں دے باہو ، گھٹ اوتھے جا بھر دے ہو



گچھے سائے صاحب والے ، نہیں گچھ خبر اصل دی ہو  
گندم دانہ بیٹھا چکلیا ، گل پئی ڈور ازل دی ہو  
پھاہی دے وچ میں پئی ترٹاں ، بلبیل باغِ مثل دی ہو  
غیر دے تھیں سٹ کے باہو ، رکھیے آس فضل دی ہو

☆☆☆

گوڈریاں وچ جال جہاں دی ، اوہ راتیں جاگن اودھیاں ہو  
سک ماہی دی ٹلن نہ دیندی ، لوکیں دیندے بدیاں ہو  
اندر میرا حق تپایا ، کھلیاں راتیں کڈھیاں ہو  
تن تھیں ماس علیحدہ ہویا ، سوکھ جھلارے ہڈیاں ہو

☆☆☆

گیا ایمان عشقے دے پاروں ، ہو کے کافر رہیے ہو  
گھت زنار کفر دا گل وچ ، بختانے وچ پیسے ہو  
جس جا جانی نظر نہ آوے ، سجدہ مول نہ دیے ہو  
جاں کر جانی نظر نہ آوے ، کلمہ مول نہ پڑھیے ہو

☆☆☆

”لا یحتاج“ تنہاں نوں ہو یا ، فقرِ جہاں نوں سارا ہو  
 نظرِ جہاں دی کیمیا ہووے ، اوہ کیوں مارن پارا ہو  
 دوستِ جہاں دا حاضر ہووے ، دشمنِ لین نہ وارا ہو  
 نامِ فقیرِ تنہاں دا ، جہاں ملیا نبی سوہارا ہو

☆☆☆

لکھن سیکھیوں لکھ نہ جاتا ، کاغذ کیجا ضائعاً ہو  
 قلمِ نوں مار نہ جائیں ، کاتبِ نامِ دھرایا ہو  
 سب اصلاح تری کھوٹی ، جاں کاتبِ ہتھ آیا ہو  
 صحیح اصلاح جہاں دی ، جہاں الف تے میم پکایا ہو

☆☆☆

لام، لہ، ہو، تعمیری دھندے ، ہک پلِ مول نہ رہندے ہو  
 عشق نے پئے رُکھ جڑاں تھیں ، ہک دم ہول نہ سہندے ہو  
 جیہڑے پتھر وانگ پہاڑاں ، لون وانگوں گل و بہندے ہو  
 عشق جے سوکھا ہندا سکتے ، عاشق ہی بن بہندے ہو

☆☆☆

لوک قبر دا کر سن چارہ ، لحد بناون ڈیرہ ہو  
 چٹکی بھر مٹی وی پاسن ، کرسن ڈھیر اچیرا ہو  
 دے درود گھراں نوں ونجن ، کوکن 'شیرا شیرا' ہو  
 وچ درگاہ نہ عملاں باجھوں ، باہو ہوگ نیڑا ہو



لوبا ہوویں ، پیا کٹیویں ، تاں تلواریں سڈیوں ہو  
 کنگھی وانگوں پیا چرلویں ، زلف مبوب بھرلویں ہو  
 مہندی وانگوں پیا گھٹیویں ، تلی مبوب رنگیویں ہو  
 عاشق صادق ہوویں تائیں ، رس پریم دا پیویں ہو



موتو والی موت نہ ملیسی ، جیں وچ موت حیاتی ہو  
 موت وصال تھیوے ہنگا ، جد اسم پڑھوے ذاتی ہو  
 عین دے اندر عین تھیوے ، دور ہووے قربانی ہو  
 ہو دا ذکر ہمیش سڑیندا ، دینہاں سکھ نہ راتی ہو



مرشد وانگ سنیارے ہووے ، گھت گٹھالی گالے ہو  
 پا گٹھالی باہر کڈھے ، بُندے گھڑے یا والے ہو  
 کنئیں خوباں تہوں سہاون ، جد کھٹے پا اُجالے ہو  
 نام فقیر تہیاں دا ، جہاں دم دم دوست سمھالے ہو

☆☆☆

مرشد مینوں حج مکے دا ، رحمت دا دروازہ ہو  
 کراں طواف دوالے کعبے ، حج ہووے بت تازہ ہو  
 ”کن فیکون“ جدوکا سُنیا ، ڈٹھا اوہ دروازہ ہو  
 مرشد سدا حیاتی والا ، اوہو خضر خوازہ ہو

☆☆☆

مرشد اوہ سہیڑے جیہڑا ، دو جگ خوشی دکھائے ہو  
 اوّل غم ٹکڑے دا میٹے ، رب دا راہ بھائے ہو  
 کُڑ والی کندھی ٹوں ، چا چاندی خاص بنائے ہو  
 جس مرشد اتھ کجھ نہ کیتا ، اُس نوں ندی رُڑھایے ہو

☆☆☆

مرشد مکہ ، طالب حاجی ، قبلہ عشق بنایا ہو  
 وِج حضور سدا ہر ویلے ، کرے حج سوایا ہو  
 ہک دم میتھوں جدا نہ ہووے ، دل ملنے تے آیا ہو  
 مرشد عین حیاتی ، میرے لوں لوں وِج سمایا ہو

☆☆☆

مرشد وِٹے سے کوہاں ، تے مینوں وِٹے نیڑے ہو  
 کیہ ہو یا بُت او حلے ہو یا ، وِٹے اوہ وِج میرے ہو  
 الف دی ذات صحی ، جس کیتی رکھے قدم اگیرے ہو  
 نَحْن اقرب لبھ لیوے ، جھگڑے کل نیڑے ہو

☆☆☆

مرشد ہادی سبق پڑھایا ، پڑھیوں بنا پڑھوے ہو  
 انگلیاں وِج کتاں دیتیاں ، سُنیوں بنا سُنیوے ہو  
 عین عیناں ول ٹر ٹر تھکدے ، ڈٹھیوں بنا ڈسیوے ہو  
 ہر خانے وِج جانی وسدا ، کن سر اوہ رکھیوے ہو

☆☆☆

مرشد باجھوں فقر کماوے ، وچ کفر دے بڈے ہو  
 شیخ مشیخ ہو بیٹھے جُجرے ، غوث قطب بن اڈے ہو  
 تسبیاں نپ کے بہن مسیتی ، جوں موش بہے وڑ کھڈے ہو  
 رات اندھاری مشکل پیندائے ، سے آون ٹھڈے ہو



مال جان سب خرچ کچوے ، کرے خرید فقیری ہو  
 فقر کنوں رب حاصل ہووے ، کیوں کیجسے دلگیری ہو  
 دُنیا کارن دین و نجاون ، کوڑی شیخی پیری ہو  
 ترک دنیا دی کیتی باہو ، شاہ میران دی میری ہو



میں کو جھی ، مرا دلبر سوہنا ، کیونکر اُس نوں بھاواں ہو  
 ویہڑے ساڈے وڑدا ناہیں ، لگھ ویلے پاواں ہو  
 نہ سونہی ، نہ دولت پلے ، کیونکر یار مناواں ہو  
 دُکھ ہمیش ایہ رہسی ، روندی ہی مر جاواں ہو



مذہبان دے دروازے اُپتے ، راہ ربانہ موری ہو  
 پنڈت تے ملوانے کولوں ، چھپ چھپ لنگھیے چوری ہو  
 اڈیاں مارن ، کرن بکھیڑے ، دردمنداں دے کھوری ہو  
 باہو چل اتھا ویسے جھ ، دعویٰ ہ کس ہوری ہو

☆☆☆

میں شہباز کراں پروازاں ، وچ افلاک کرم دے ہو  
 زباں تاں میری ”کن“ برابر ، موڑاں کم قلم دے ہو  
 افلاطون ، ارسطو ورگے ، میں آگے کس گم دے ہو  
 حاتم ورگے لکھ کروڑاں ، در باہوتے منگدے ہو

☆☆☆

نال کسنگی سنگ نہ کرے ، گل نوں لاج نہ لایے ہو  
 تھے مول تربوز نہ ہوون ، توڑ مکے لے جائے ہو  
 کاں دے بچے ہنس نہ تھیندے ، پئے موتی چوگ چکایے ہو  
 گوڑے کھوہ نہ مٹھے ہندے ، بے مناں کھنڈ پائے ہو

☆☆☆

نہیں فقیری جلیاں مارن ، سَتے لوک جگاؤن ہو  
 نہیں فقیری ویہندی ندیاں ، سکلیاں پار لنگھاؤن ہو  
 نہیں فقیری وِچ ہوا ، سجادہ پا ٹھہراؤن ہو  
 نام فقیر تیہاں دا جیہڑے ، دل وِچ دوست ٹکاؤن ہو

☆☆☆

نہ رب عرش معلّے اُتے ، نہ رب خانے کعبے ہو  
 نہ رب علم کتابیں لبھا ، نہ رب وِچ محرابے ہو  
 گنگا تیرتھ مول نہ ملیا ، پئیڈے بے حسابے ہو  
 جد دا مرشد پھڑیا باہو ، چھٹے حب عذابے ہو

☆☆☆

نہ میں عالم ، نہ میں فاضل ، نہ مفتی نہ قاضی ہو  
 نہ دل میرا دوزخ تے ، نہ شوق بہشتیں راضی ہو  
 نہ میں تریسے روزے رکھے ، نہ میں پاک نمازی ہو  
 باجھ وصال اللہ دے باہو ، دنیا کُوڑی بازی ہو

☆☆☆

نہ میں سنی ، نہ شیعہ ، میرا دُواں توں دل سڑیا ہو  
 ٹک گئے سب خشکی دے پینڈے ، دریا رحمت وڑیا ہو  
 کئی من تارے تر تر ہارے ، کوئی کنارے چڑھیا ہو  
 صحیح سلامت پار گئے ، جھ مرشد دا لڑ پھڑیا ہو



نہ اوہ ہندو ، نہ مومن ، نہ سجدہ زین مسیتی ہو  
 دم دم دے وچ دیکھن مولا ، جہاں قضا نہ کیتی ہو  
 آہے دانے ، بنے دیوانے ، ذات صحی ونج کیتی ہو  
 میں قربان تیہاں توں باہو ، عشق بازی جن لیتی ہو



نہ میں جوگی ، نہ میں جنگم ، نہ میں چلہ کمایا ہو  
 نہ میں بھج مسیتی وڑیا ، نہ تبا کھڑکا ہو  
 ”جو دم غافل سو دم کافر“ مرشد ایہ فرمایا ہو  
 مرشد سونی کیتی باہو ، پل وچ چا بخشایا ہو



نفل نمازاں کم زنانہ ، روزے صرفہ روٹی ہو  
 مکے دے ول سوئی جاندے ، گھروں جہاں تروٹی ہو  
 اچیاں بانگاں سوئی دیون ، نیت جہاں دی کھوٹی ہو  
 کیہ پرواہ تہاں ٹوں ، جہاں گھر وچ لدھی بوہٹی ہو

☆☆☆

نہ کوئی طالب ، نہ کوئی مرشد ، سب دلا سے مٹھے ہو  
 راہ فقر دا پرے پرے ، حرص دنیا دی کٹھے ہو  
 شوق الہی غالب ہو یا ، چند جیون توں رٹھے ہو  
 جیں تن بھڑ کے بھاہ پر ہوں ، دی مرن تہائے گٹھے ہو

☆☆☆

یت آساڈے کھلے کھاندی ، ایہا دُنیا زِستی ہو  
 جیں دے کارن بہ بہ روون ، شیخ مشائخ چستی ہو  
 جہاں اندر حُب دنیا دی ، غرق انہاں دی کستی ہو  
 ترک دنیا دی کر ٹوں باہو ، خاصہ راہ بہشتی ہو

☆☆☆

ناں میں سیر ، ناناں پا چھٹا کی ، ناناں پوری سرسائی ہو  
 ناناں میں تولہ ، ناناں میں ماسا ، گل رتیاں تے آئی ہو  
 رتی ہونواں ونج تلاں تے ، اوہ بھی پوری ناہی ہو  
 تول پورا ناناں ہوئی باہو ، جد ہوئی فضل الہی ہو

☆☆☆

نیڑے دسن ، دُور دسیون ، دیہڑے ناہیں وڑدے ہو  
 اندر ڈھونڈن ول نہ آیا ، باہر ڈھونڈن چڑھدے ہو  
 دُور گیاں کجھ حاصل ناہیں ، شوہ لہے ونج گھردے ہو  
 دل کر صیقل شیشے وانگوں ، دُور تھیون گل پردے ہو

☆☆☆

وحدت دے دریا اچھلے ، جل تھل جنگل رینے ہو  
 عشق دی ذات منیندے ناہیں ، سازگاں جھل تپنے ہو  
 انگ بھبوت ملیندے ڈٹھے ، سے جوان لکھینے ہو  
 میں قربان سمہاں توں جیہڑے ، ہوندی ہمت پنے ہو

☆☆☆

وحدت دے دریا اُچھلتے ، ہک دل صحتی نہ کیتی ہو  
 ہک بت خانے واصل تھے ، ہک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ہو  
 فاضل چھڈ فضیلت بیٹھے ، عشق بازی لیتی ہو  
 ہر گز رب نہ ملدا ، جہاں ترٹی چوڑ نہ کیتی ہو

☆☆☆

وحدت دے دریا ، الہی ، عاشق لہندے تاری ہو  
 مارن ٹھہریاں ، کڈھن موتی ، آپو اپنی واری ہو  
 دُور یتیم سچ لے لشکارے ، جیوں جن لائاں ماری ہو  
 سو کیوں ناہیں حاصل بھر دے ، جو نوکر سرکاری ہو

☆☆☆

ونجن سرتے فرض ہویا ، میں قول آیاں اُتھ کر کے ہو  
 لوک کہے متفکر ہوئی آں ، رات اندھاری وڑ کے ہو  
 شوہ دیاں ماراں ، شوہ و نچ لساں ، عشق ٹلہ سر دھر کے ہو  
 جیوندیاں شوہ کسے نہ پایا ، جہیں لڈھا سومر کے ہو

☆☆☆

ویہہ ویہہ ندیاں تازو ہوئیاں ، بمبل چھوڑے کہاں ہو  
 یار اساڈا محلتیں ، کنڈھے گھلے سکاہاں ہو  
 نہ کوئی آوے نہ کوئی جاوے ، کیں ہتھ لکھ منجاہاں ہو  
 جے کر خبر جانی دی آئے ، کلیوں پھل تھوہاں ہو

☆☆☆

ہو دا جامہ پہن کراہاں ، اسم کماون ذاتی ہو  
 کفر اسلام مقام نہ منزل ، اوتھے موت حیاتی ہو  
 شاہ رگ تھیں نزدیک لدھوسے ، پاندر ول جھاتی ہو  
 اوہ آساں وچ آسیں انہاں وچ ، دور رہی قربانی ہو

☆☆☆

ہک جاگن تے جاگ نہ جانن ، جاگدیاں اوہ سٹے ہو  
 ہک ستیاں جاواصل ہوئے ، جاگدیاں ہک مٹھے ہو  
 کیہ ہو یا جے گھکو جانے ، جو لیندا ساہ مٹھے ہو  
 میں قربان جہاں توں جہاں ، گھوہ پریم دے پتے ہو

☆☆☆

ہک دم جن لکھ دم ویری ، ہک دم دے مارے مردنے ہو  
ہک دم پچھے جنم گولیا ، چور بنے گھر گھر دے ہو  
لائیاں دی وہ قدر کی جانن ، جیہڑے محرم ناہیں ستر دے ہو  
سو کیوں دھکے کھاون باہو ، طالب تچے در دے ہو



ہر دم شرم دی تند تر وڑے ، جاں ایہ چھوڑک بٹے ہو  
پکچرک بالاں عقل دا ، دیوا پرہوں انہیری ٹھلے ہو  
اُجڑ گیاں دے بھیت نیارے ، لال جواہر رتے ہو  
دھوتیاں داغ نہ لہندے ، جتھے رنگ کچھٹھی ڈلھے ہو



ہُسن دے کے رون لیو تیں دیتا ، کس دلاسا ہو  
عمر بندے دی ایویں گئی ، چویں پانی وِچ پتاسا ہو  
سوڑی سامی سٹ گھتیں ، پلٹ نہ سکسین پاسا ہو  
تیتھوں صاحب لیکھا منکسی ، رتی گھٹ نہ ماسا ہو



ہور دوا نہ دل دی کاری ، کلمہ دل دی کاری ہو  
 کلمہ دور زنگار کریندا ، کلمے میل اتاری ہو  
 کلمہ ہیرے لال جواہر ، کلمہ ہٹ پیاری ہو  
 اتھے اوتھے دوئیں جہانیں ، کلمہ دولت ساری ہو

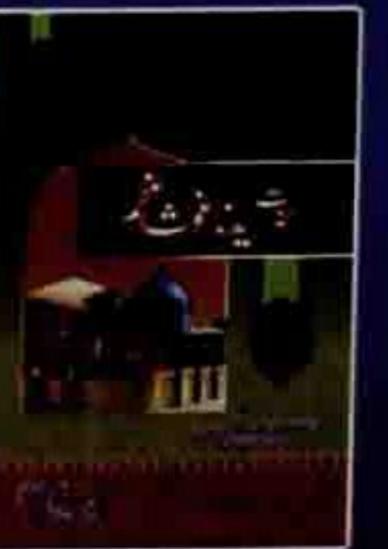
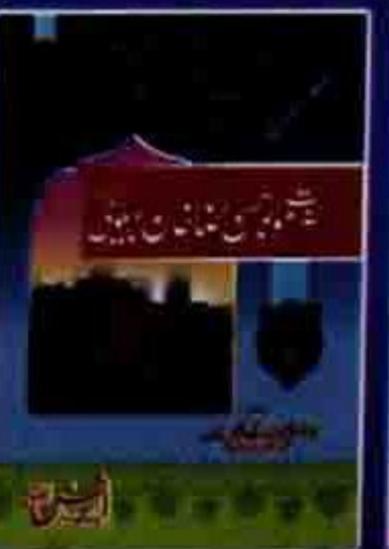
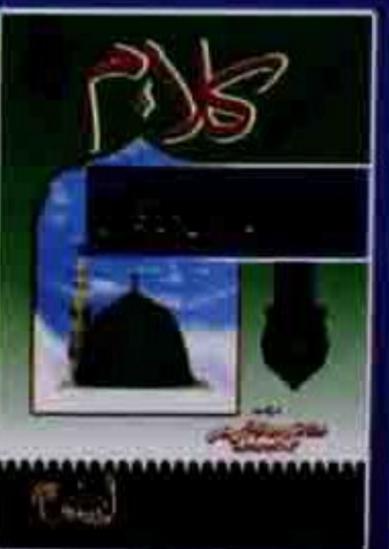
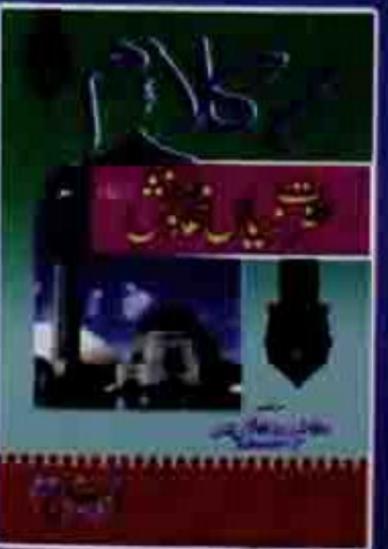
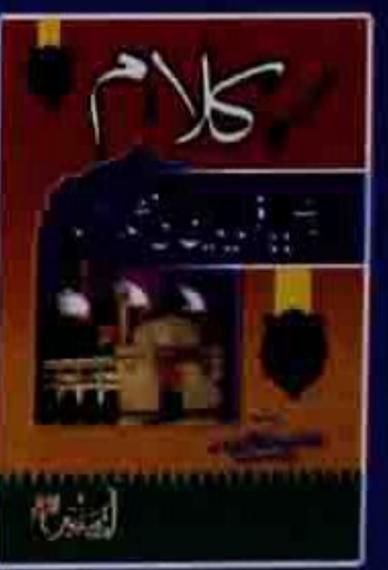
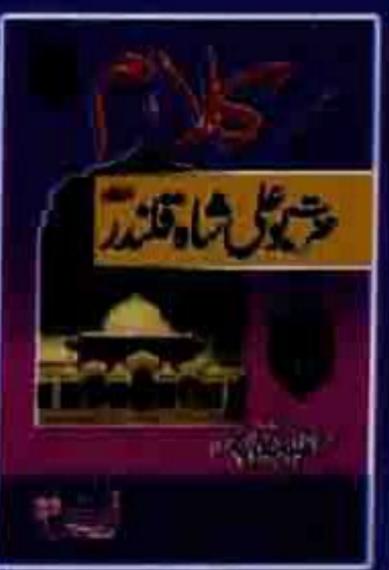
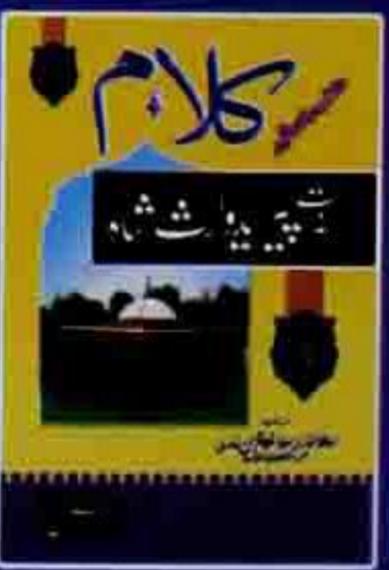
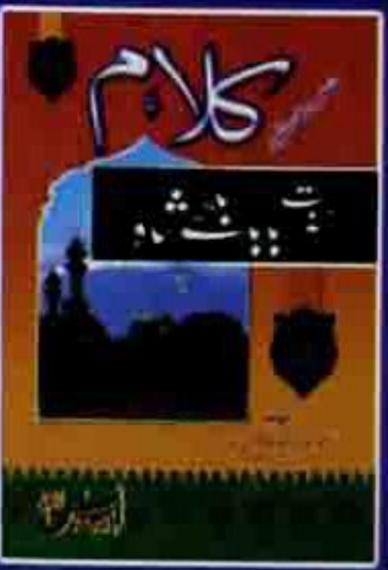
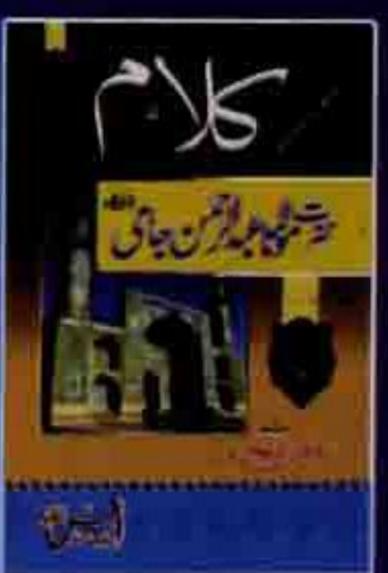
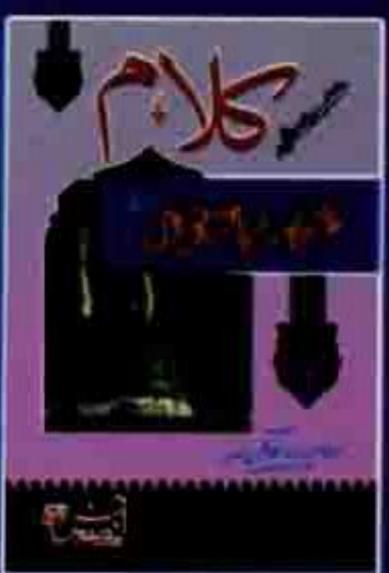
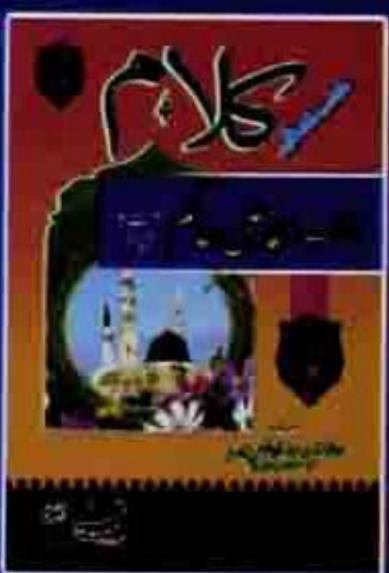
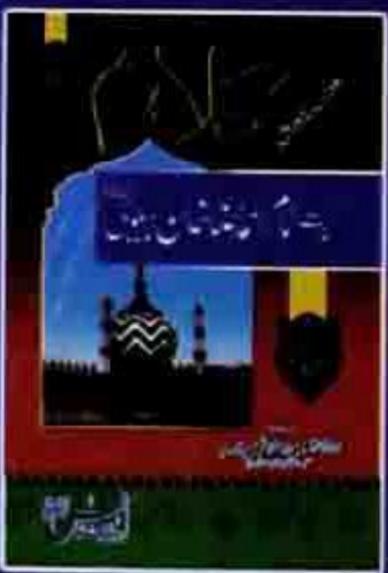
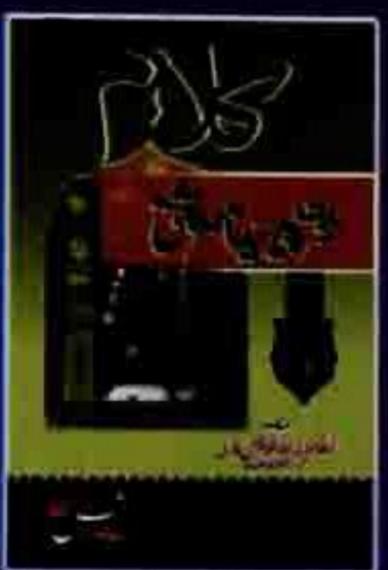
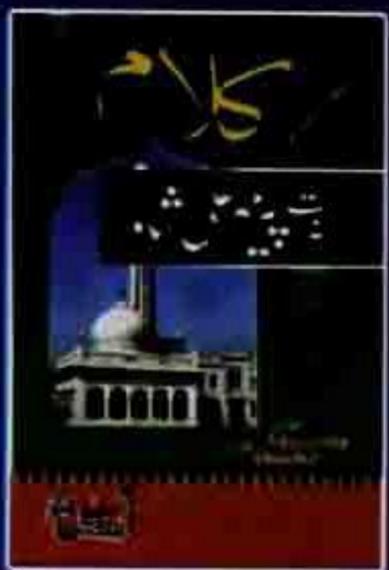
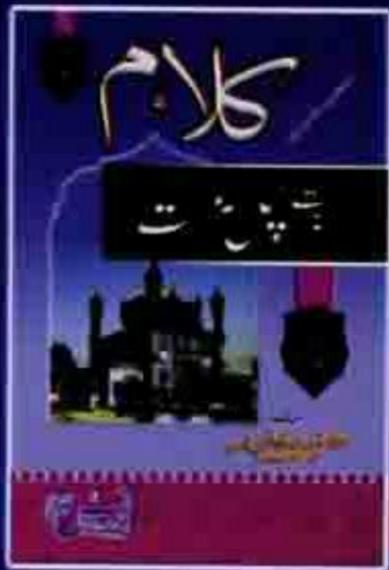
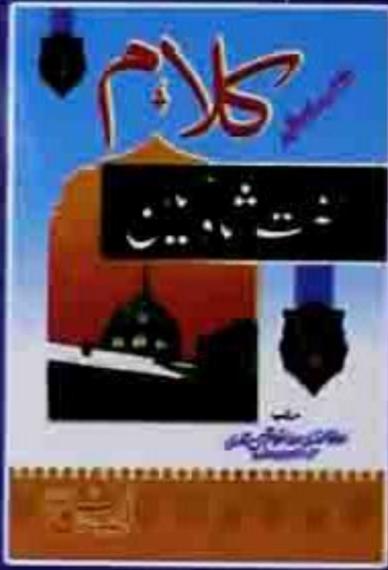


ہکی ہکی پیڑ کولوں گل عالم کو کے ، عاشقاں لگھ لگھ پیڑ سہیری ہو  
 جتھے ڈھن رڑھن دا خطرہ ، ہووے کون چڑھے اس بیری ہو  
 پیڑ کولوں گل عالم کو کے ، عاشق ہیر سہیلوی ہو  
 جتھے ڈھن رڑھن دا خطرہ ، کون چڑھے آس بیڑی ہو



یار یگانہ ملیسی تاں جے ، سر دی بازی لائیں ہو  
 عشق اللہ وچ ہو مستانہ ، ہو ہو سدا لائیں ہو  
 نال تصور اسم اللہ دے ، دم توں قید لگائیں ہو  
 ذاتے نال جے ذات رلے ، تہ باہو نام سدا لائیں ہو





Marfat.com

40 اردو بازار لاہور  
Mob: 0300-8852283

ایسی پبلیکیشنز